سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

جمعتہ المبارک، 26- جون 2015

(یوم الجمع، 8- رمضان المبارک 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: پندرھواں اجلاس

جلد 15: شمارہ 13

969

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ26۔ جون2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال15-2014

ضمنی مطالبات زر برائے سال15-2014 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر1	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو5کروڑ44لاکھ26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صوبائی آبکاری برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد اول کے صفحات 1تا2 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر2	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو29کروڑ70لاکھ9ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد اسٹامپ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد اول کا صفحہ 3 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر3	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو14کروڑ3لاکھ94ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد دیگر ٹیکس و محصولات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد اول کے صفحات 4تا5 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر4	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو1۔ارب92کروڑ 92لاکھ89ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد انتظام عمومی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15–2014 جلداول کے صفحات 6تا50ملاحظہ فرمائیں۔

970

مطالبہ نمبر5	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو4۔ارب 97کروڑ7لاکھ82ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صحت عامہ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15–2014 جلداول کے صفحات 51تا56ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر6	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو28کروڑ69لاکھ7ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صنعتیں برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15–2014 جلداول کے صفحات57تا60ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر7	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 29کروڑ 14لاکھ6ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد متفرق محکمہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15–2014 جلداول کے صفحات 61تا71ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر8	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو56کروڑ11لاکھ38 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سول ورکس برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15–2014 جلداول کے صفحات72تا75ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر9

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو18۔ارب 57کروڑ99لاکھ
68ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ریلیف برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15 جلد اول کے صفحات76تا78ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر10

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو37لاکھ39ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15 جلد اول کا صفحہ 79ملاحظہ فرمائیں۔

971

مطالبہ نمبر11

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک ارب62کروڑ78لاکھ 56 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد متفرق برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15جلد اول کے صفحات 80تا154ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر12

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو75لاکھ84ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15جلد اول کا صفحہ 155 ملاحظہ فرمائیں

مطالبہ نمبر13

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو42لاکھ25ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد زرعی ترقی و تحقیق برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15جلد اول کے صفحات 156تا157ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر14	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو9۔ارب 12کروڑ68لاکھ 83ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدشاہرات وپل برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15 جلداول کے صفحات 158تا180ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر15	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو2۔ارب 51کروڑ17لاکھ 57ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدقرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15جلداول کے صفحات 181 تا183 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر16	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدافیون برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15 جلد دوم کا صفحہ 1ملاحظہ فرمائیں۔

972

مطالبہ نمبر17	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدمالیہ اراضی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15جلد دوم کے صفحات 2 تا4 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر18	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدجنگلات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15جلد دوم کے صفحات5 تا9 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر19	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد رجسٹریشن برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کا صفحہ 10 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر20	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کا صفحہ 11 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر21	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد آبپاشی و بحالی اراضی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 12تا22 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر22	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد نظام عدل برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 23تا29 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر23	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 30تا34 ملاحظہ فرمائیں۔

973

مطالبہ نمبر24	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد پولیس برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 35تا51 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر25	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد عجائب گھر برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کا صفحہ 52 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر26	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد تعلیم برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 53 تا 63 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر27	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد خدمات صحت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 64 تا 168 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر28	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد زراعت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 169تا177 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر29	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ماہی پروری برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 178تا179 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر30	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ویٹرنری برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 180 تا 190 ملاحظہ فرمائیں۔

974

مطالبہ نمبر31	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد امداد باہمی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15 جلد دوم کے صفحات 191 تا 192 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر32	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد مواصلات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15 جلد دوم کے صفحات 193 تا 195 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر33	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15 جلد دوم کا صفحہ 196 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر34	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سبسڈی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15 جلد دوم کے صفحات 197 تا 198 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر35	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد شہری دفاع برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15 جلد دوم کا صفحہ 199 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر36	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد غلے اور چینی کی سرکاری تجارت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15 جلد دوم کے صفحات 200 تا 202 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 37	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ڈویلپمنٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 203 تا 498 ملاحظہ فرمائیں۔

975

مطالبہ نمبر 38	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد تعمیرات آبپاشی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 499 تا 501 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 39	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ٹاؤن ڈویلپمنٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 502 تا 503 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 40	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سرکاری عمارات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 جلد دوم کے صفحات 504 تا 551 ملاحظہ فرمائیں۔

2۔ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 15-2014 ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

977

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا پندرھواں اجلاس

جمعۃ المبارک،26۔جون2015

(یوم الجمع،8۔رمضان المبارک1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں صبح9بج کر55منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ ﴿۱﴾ وَ وَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ ﴿۲﴾ الَّذِیۡۤ
اَنۡقَضَ ظَہۡرَکَ ﴿۳﴾ وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ
یُسۡرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ﴿۷﴾
وَ اِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ ﴿۸﴾

سورۃ الم نشرح آیات 1 تا 8

(اے محمد) کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟(بے شک کھول دیا)(1)اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا(2) جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی(3)اور تمہارا ذکر بلند کیا(4)ہاں (ہاں) مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے(5) (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے(6)تو جب فارغ ہوا کرو تو (عبادت میں) محنت کیا کرو(7)اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو(8)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس ان کی نسبت میرا تو اک آسرا یہی ہے
کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تم ہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے
عطا کیا مجھ کو دردِ اُلفت کہاں تھی اس پر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر239/15جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

رحیم یار خان میں ساڑھے تین ارب روپے سے مکمل ہونے والی سیوریج سکیم فلاپ ہونے سے شہریوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):جناب سپیکر!شکریہ۔ اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ رحیم یار خان نے ایک عدد میگا سیوریج سکیم مالیتی تقریباً2.50۔ارب روپے سے تعمیر کی۔ یہ سکیم جون 2012میں مکمل ہوئی چونکہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے پاس disposalکو چلانے کے لئے عملہ اور بجلی کے بلوں کی ادائیگی کے لئے اُس وقت بجٹ نہ تھاتاہم disposal stationsکو چالو رکھنے کے لئے مفاد عامہ کے تحت ٹی ایم اے نے سکیم takeoverکی تاکہ عدم ادائیگی کی وجہ سے disposals بند نہ ہو جائیں۔ سکیم مکمل ہونے کے فوری بعد۔۔۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب!آپ figureکہیں غلط تو نہیں پڑھ گئے اور3.50ساڑھے تین کی بجائے 2.50پڑھ گئے ہوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):جناب سپیکر!نہیں،یہ 2.50۔ارب ہی ہے جو میرے پاس لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر:اِدھر ساڑھے تین لکھا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین):جناب سپیکر!میرے پاس 2.50۔ارب ہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!سکیم مکمل ہونے کے فوری بعد چند نقائص سامنے آئے جن میں سے میگا سیوریج سکیم کے functionalہونے کے فوری

بعد بستی کھور disposal کے پاس 500 فٹ 72 قطر کی لائن بیٹھ گئی جس کی متبادل سیوریج لائن محکمہ نے ڈال دی ہے۔ سیریل نمبر 1 درج بالا settlement کے بعد دو عدد مزید settlement سامنے آئیں جن کو مرمت کیا گیا جو کہ غیر تسلی بخش ثابت ہوئیں۔ آخری settlement 1.3 کلومیٹر لمبائی میں مورخہ 14-05-06 کو ہوئی جس کے بعد disposals مکمل طور پر بند ہو گئے۔ ٹی ایم اے رحیم یار خان نے عارضی طور پر دو عدد man holes پر مشینری نصب کی جس کا discharge 18 کیوسک ہے جبکہ بائی پاس پائپ میسرز ٹیکنیکل ایسوسی ایٹ پرائیویٹ لمیٹڈ نے نصب کئے۔ یہ بائی پاس انتظام ضرورت کے مطابق کافی نہ ہے جس کی وجہ سے peak hours میں گندا پانی شہر میں نکل آتا ہے جس کو ٹینکرز کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اب یہ معاملہ کنٹرول سے باہر تھا اس لئے settlement کے ذریعے سے ماہ مئی 2014 سے اب تک ٹی ایم اے رحیم یار خان ایک کروڑ روپے سے زائد POL بائی پاس انتظام کی تعمیر و مرمت کی مد میں خرچ کر چکی ہے۔ عارضی پمپنگ سٹیشن دن کے وقت پانی خالی نہ کر سکتا ہے جس کی وجہ سے disposal چک نمبر 111/P اور بستی امانت علی سے گندا پانی کھیتوں کو مہیا کیا جاتا ہے۔ تمام تر کوششوں کے باوجود اس وقت پانی کنٹرول نہیں ہو رہا تھا اور بانو بازار صادق آباد، لکڑ منڈی، ریلوے چوک، کانجو محلہ، شاہی روڈ، قمر آباد اور بغداد کالونی میں گندا پانی گلیوں میں نکل آنے کی وجہ سے سسٹم choke ہو رہا تھا اور تقریباً 70 فیصد آبادی اس کی وجہ سے متاثر ہو رہی تھی۔ بستی امانت علی disposal جو کہ اصل ڈیزائن کے مطابق ختم ہونا تھا، اب تک ختم نہ ہوا ہے اور اس سے گندا پانی قریبی زمینوں میں پھینکا جا رہا ہے۔ مین سیور لائن کمہاراں، چک نمبر 72/NP، خانپور روڈ، گلشن اقبال اور ٹبی لاڑاں وغیرہ میں بھی کچھ مسائل پیش آ رہے تھے۔ مندرجہ بالا نقائص کی تحقیق کے حوالے سے CMIT, ECSP, Anti corruption اور PMDFC اس پراجیکٹ کا visit کر چکے ہیں جن میں سے CMIT دو دفعہ اس سکیم کی انکوائری کے لئے رحیم یار خان آئی لیکن اب تک زمینی طور پر اس سکیم کو درست طور پر چالو کرنے کی پیشرفت نہیں ہے بہر حال اس وقت محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور ٹی ایم اے مل کر اس سکیم کو درست طور پر چلانے کے لئے ہمہ وقت تگ و دو کر رہے ہیں اور انشاء اللہ یہ سکیم اسی سال بہتر انداز میں چالو کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 430/15 جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ خود تو موجود نہیں ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! on his behalf کر دیں۔

جناب سپیکر: ویسے on his behalf نہیں ہو سکتا بہر حال کیا اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب احمد خان بھچر صاحب کی ہے یہ تحریک التوائے کار ابھی پڑھنی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔ جی، فرمائیں!

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جانب سے پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے حوالے سے تحریک التوائے کار اور ایم کیو ایم کا بھارت کی ایجنسی "را" کے ساتھ مل کر دہشت گردی سے متعلق قرارداد کو فوری take up کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ابھی تحریک التوائے کار کا وقت چل رہا تھا بہر حال ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے جس پر ہم نے تحریک التوائے کار جمع کروائی ہے لہٰذا میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کو فوری take up کیا جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے آٹھویں جماعت کی جیوگرافی کی book کے اندر پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ میں سرائیکستان لکھا ہوا ہے جو کہ انتہائی serious معاملہ ہے۔ کل سارا دن مختلف ٹی وی چینلز پر یہ بات چلتی رہی اور کوئی تسلی بخش جواب حکومت کی طرف سے، محکمہ ایجوکیشن یا پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے نہیں

آیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کیسی good governance ہے کہ ایک انتہائی قابل اعتراض معاملہ یعنی اگر آپ نے پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کرنا ہے اور صوبہ الگ بنانا ہے جس کا بہت سے لوگوں کا مطالبہ ہے تو political stunt کے طور پر کر لیں۔ یہاں اس ایوان کے اندر مسلم لیگ (ن) نے بھی قرارداد پاس کر لی تھی لیکن کوئی پیشرفت نہیں ہو سکی۔ میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ میری تحریک التوائے کار کو take up کر کے اس matter پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار کدھر ہے؟ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ ابھی process ہو رہی ہے اور میرے پاس آپ کی تحریک التوائے کار نہیں آئی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کے ساتھ ایم کیو ایم کے بارے میں ایک قرارداد ہمارے فاضل ممبر میاں محمد اسلم اقبال نے کل جمع کروائی ہے اُس پر بھی میرا خیال ہے کہ حکومتی بنچوں کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: میں نے ان سے گزارش کی تھی کہ Rule 115 پڑھ لیں جس میں سات دنوں کا notice ضروری ہے۔ اگر آپ اس کو کسی اور طریقے سے take up کرنا چاہتے ہیں تو وہ گورنمنٹ اور آپ کا مسئلہ ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گورنمنٹ سے پوچھ لیا جائے کیونکہ اس میں سنگین قسم کے انکشافات اور واقعات ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میرے پاس آئے گی تو میں دیکھ لوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ پوچھ لیں کہ اگر انہیں کوئی اعتراض ہے تو بتا دیں کہ وہ نہیں کرنا چاہتے۔

جناب سپیکر: جو کام آپ کے کرنے کا ہے وہ آپ مجھے کہہ رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوری قوم کے سامنے اس طرح کی ساری باتیں آ رہی ہیں تو میرا نہیں خیال کہ اس پر حکومتی بنچوں کو کوئی اعتراض ہو گا۔ اب اس قرارداد میں تحقیقات کا مطالبہ ہے اس لئے وہ پاس ہونی چاہئے کیونکہ اس سے پہلے بھی الطاف حسین نے ہمارے ریاستی اداروں کے بارے میں ہرزہ سرائی کی تھی، "را" کے حوالے سے بات کی تھی اور فوج پر تنقید کی تھی جس کے متعلق میں نے قرارداد جمع کروائی تھی لیکن وہ بھی take up نہیں ہو سکی لہٰذا وزیر قانون یہاں تشریف

رکھتے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ اس قرارداد میں انتہائی اہم matter ہے جس کے اوپر آج کل پوری قوم بلکہ پوری دنیا میں discussion جاری ہے۔ یہ ایوان صرف "ہاں یاناں" کے لئے نہیں بیٹھا ہوا بلکہ اس پر ہمارے جذبات واحساسات نہ صرف پوری قوم بلکہ پوری دنیا کے سامنے جانے چاہئیں کہ ہم اس طرح کی کسی بھی کوشش کو زبردست طریقے سے رد کرتے ہیں اور اس کے خلاف تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس قرارداد میں بھی یہی کہا گیا ہے۔

جناب سپیکر: میں لاء منسٹر صاحب سے پوچھ لیتا ہوں لیکن آپ کے ممبران قومی اسمبلی اور اُدھر صوبائی اسمبلی میں بھی ہیں وہاں اگر آپ اُن کو کہتے تو میرے خیال میں مناسب تھا کیونکہ یہ متعلقہ صوبے کا کام ہے۔ ابھی تو آپ اُن پر ثابت کریں گے اُس کے بعد کچھ یہاں لائیں گے۔ جی، لاء منسٹر صاحب! آپ بتائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ بھی تو پاکستان کا صوبہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھے بیٹھے بات نہ کیا کریں۔ آپ کی مہربانی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ جن دونوں معاملات کو محترم قائد حزب اختلاف نے point out کیا ہے وہ دونوں انتہائی اہمیت کے حامل ہیں لہٰذا میں اُن سے گزارش کروں گا کہ قرارداد اور تحریک التوائے کار کی کاپی میں بھی حاصل کر کے دیکھ لیتا ہوں۔ سرکاری کارروائی کے بعد اگر وہ مناسب سمجھیں تو اُن دونوں کو take up کیا جاسکتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

ضمنی مطالبات زر برائے سال 15-2014 پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو مجھے کیا اعتراض ہے؟ اگر Rules suspend کرنا چاہتے ہیں تو کرلیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔ ضمنی بجٹ برائے سال 2014-15 کے مطالباتِ زر پر بحث اور رائے شماری گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 پیش کیا جائے گا۔ ضمنی بجٹ برائے سال 15-2014 میں ضمنی مطالبات زر کی تعداد 40 ہے، حکومت اور اپوزیشن کے درمیان یہ طے ہوا ہے کہ ان 40 ضمنی مطالبات زر میں سے چار

ضمنی مطالبات زر صبح 11.30 بجے تک حسب ذیل ترتیب سے Cut Motions پیش کی جائیں گی۔ مطالبہ زر نمبر 15 قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات، مطالبہ زر نمبر 4,5 اور 14 ہے۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 15 قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 15

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2۔ارب 51 کروڑ 17 لاکھ 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات" وغیرہ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2۔ارب 51 کروڑ 17 لاکھ 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات" وغیرہ برداشت کرنے پڑیں گے۔"

ضمنی مطالبہ زر نمبر 15 میں کٹوتی کی تحریک جن ممبران کی طرف سے موصول ہوئی ہے ان میں میاں محمود الرشید، جناب محمد عارف عباسی، جناب اعجاز حسین بخاری، جناب احمد خان بھچر، جناب محمد سبطین خان، میاں محمد اسلم اقبال، ڈاکٹر مراد راس، جناب احمد علی خان دریشک، جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی، سردار علی رضا خان دریشک، ملک تیمور مسعود، جناب محمد آصف، محترمہ سعدیہ سہیل رانا، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ ناہید نعیم، راجہ راشد حفیظ، جناب اعجاز خان، میاں ممتاز احمد مہاروی، جناب وحید اصغر ڈوگر، ڈاکٹر نوشین حامد، جناب خرم شہزاد، جناب مسعود شفقت، جناب ظہیر الدین خان علیزئی، جناب جاوید اختر، محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، محترمہ شُنیلا رُوت، جناب محمد صدیق خان، ڈاکٹر صلاح الدین خان، جناب عبدالمجید خان نیازی، محترمہ نگہت انتصار، چودھری مونس الہیٰ، سردار وقاص حسن مؤکل، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار محمد آصف نکئی، جناب احمد شاہ کھگہ،

ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر، قاضی احمد سعید، سردار شہاب الدین خان، مخدوم سید مرتضیٰ محمود، میاں خرم جہانگیر وٹو، خواجہ محمد نظام المحمود، رئیس ابراہیم خلیل احمد، مخدوم سید علی اکبر محمود، محترمہ فائزہ احمد ملک، ڈاکٹر سید وسیم اختر اور جناب احسن ریاض فتیانہ ہیں۔ جی، کون یہ cut Motion پیش کریں گے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"2-ارب 51کروڑ 17لاکھ 57ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 15 قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"2-ارب 51کروڑ 17لاکھ 57ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 15 قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/ خود مختار ادارہ جات کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! I oppose it

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! اسے oppose کیا گیا ہے۔ آپ کے پاس ساڑھے گیارہ بجے تک کا وقت ہے اور آپ نے جتنی بھی بات کرنی ہے اس کے لئے آپ نے ان چاروں مطالبات زر پر کٹوتی کی تحاریک کے لئے وقت تقسیم کرنا ہے تو اس حساب سے وقت کی تقسیم کر لیں کیونکہ پھر منسٹر صاحبہ نے wind up بھی کرنا ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! آپ نے جو وقت طے کیا ہے انشاء اللہ اس کے اندر ہی بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر وقت پر مکمل نہ بھی ہوا تو آپ نے پھر آرا چلا ہی دینا ہے ناں۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں آرا نہیں چلاتا، میں اس کا نام ہی نہیں لیتا بلکہ میں تو (4)144 Rule میں جاتا ہوں اور اس کا تو نام نہیں لیتا جو آپ کہنا چاہتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید) جناب سپیکر! باہر بھی 144 ہے اور اندر اس ایوان میں بھی 144 ہے۔(قہقہہ)

جناب سپیکر: باہر کی 144 میری نہیں ہے بلکہ آپ نے خود کی ہے۔جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پہلی بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ رقم دیکھیں کتنی ہے؟ یعنی اربوں روپے کی رقم ضمنی بجٹ کے اندر ڈالی جاتی ہے جو کہ financial management کی زبوں حالی کا پتا دیتی ہے۔جب بجٹ بناتے ہیں تو اس وقت foresee کرنا چاہئے، اس کے مطابق اگر کوئی تھوڑی بہت کمی بیشی ہو تو وہ آدمی کرلے اور جو دو چار، پانچ یا دس کروڑ روپے کی رقم اوپر نیچے ہو جاتی ہے تو وہ ٹھیک ہے لیکن یہاں ضمنی بجٹ کے اندر آپ دیکھ لیں کہ اربوں روپے سے زائد کے اخراجات ہیں۔ اسمبلی کے اندر تو صرف یہ ضابطے کی کارروائی ہے، حکمرانوں کی مجبوری ہے، یہ جمہوریت کی وجہ سے ہے اور جمہوری نظام ہے لیکن حکمران totally غیر جمہوری ہیں۔ان کے پیش نظر صرف یہ ہے کہ بس یہاں اس اسمبلی سے ایک دفعہ منظوری ہو جائے تو پھر اس کے بعد کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔اسمبلی کے اندر کوئی midterm review ہوتا ہے نہ ہمیں کوئی پتا چلتا ہے اور سال کے بعد پتا چلتا ہے کہ بجٹ کے اندر وہ رقم اِدھر سے اُدھر ہو گئی اور اُدھر سے اِدھر ہو گئی اور اس مد کے اندر اتنے سارے اخراجات ہو گئے جو کہ اربوں روپے کے ہو گئے ہیں۔اب یہ اخراجات ہو گئے ہیں تو ہم "بین بجائیں گے" تو اس کا فائدہ کچھ نہیں ہو گا۔ظاہر ہے کہ اکثریت کی بنیاد پر اس کے اوپر انگوٹھا لگے گا لیکن یہ چیزیں اس حوالے سے ضرور دیکھنے والی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے پچھلے سال بھی اس پر کافی واویلہ کیا تھا کہ مختلف پراجیکٹس بنائے جاتے ہیں لیکن ان کی تکمیل نہیں ہوتی اور وہ ہوا کے اندر اُڑ جاتے ہیں۔کروڑوں اور اربوں روپے کی قرضے کی رقم ہوتی ہے جو غریب عوام نے paid کرنے ہوتے ہیں اور غریب عوام کے خون پسینے اور ٹیکسوں کی کمائی ہوتی ہے۔یہ دو تین مدات میں receipts کو اس طرح بے دردی سے استعمال ہونے کے بعد کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا، واویلہ کرتے ہیں اور کوئی شنید شنائی نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میں بہاولپور کی ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں حکومت کی طرف سے یہی خود مختار میونسپلٹیز/ لوکل گورنمنٹ کے تحت ماضی کے اندر صاف پانی کی سپلائی، صاف پانی کا بڑا شور وغل ہوا اور صاف پانی کے معاملے کو بھی سیاسی exploitation کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے کہ ہم نے صاف پینے کا پانی فراہم کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں پچھلی دو تین اسمبلیوں سے دیکھ رہا ہوں کہ ہر حکومت کس طرح بڑا واویلہ کرتی ہے لیکن اس میں اربوں روپے کھا پی کر ڈکار مار دیا جاتا ہے اور معاملہ ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ بہاول پور میں 56 ٹربائنیں ہیں ایک، دو، تین، چار نہیں بلکہ 56 ٹربائنیں dig out ہو گئیں، بجلی کے کھمبے اور ٹرانسفارمر لگے کہ ان کے ذریعے سے صاف پانی نکلے گا۔ ظاہر ہے نیچے سے صاف پانی نکلا اور بڑی بڑی نہروں اور دریائے ستلج کے ساتھ یہ ٹربائنیں لگائی گئیں اور اس مقصد کے لئے راستے کے اندر storage tank بھی بنائے گئے۔

جناب سپیکر! میں خود اس حوالے سے شاکی ہوں کہ میں ایک دن گھر سے باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ میرے گھر کی بنیاد کے ساتھ ساتھ مزدور کھدائی کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا کام کر رہے ہو تو سپروائزر آ گیا اور مجھے کہا کہ ڈاکٹر صاحب! ہم آپ کو صاف پانی کی سپلائی فراہم کریں گے۔ یہ کوئی آٹھ سال پرانی بات کر رہا ہوں اور انہوں نے پلاسٹک کے پائپ اٹھائے ہوئے تھے۔ مجھے نہیں پتا کہ وہ کس کوالٹی کے تھے اور انہوں نے میرے گھر کی پچھلی دیوار کے ساتھ تین چار فٹ کا پائپ زمین سے نکال کر کھڑا کر دیا کہ بس ابھی کچھ دنوں کے اندر پانی آ جائے گا اور آپ نے اپنے گھر کی fitting خود کرنی ہے۔ اس کے بعد صاف پانی ٹربائنوں کے ذریعے آئے گا، storage tank ہیں اور موٹریں لگی ہیں جو آپ کو پانی سپلائی کریں گی۔ بڑا خوبصورت نقشہ اس سپروائزر نے پیش کر کے مجھے بتایا کہ آپ کو صاف پانی ملے گا۔

جناب سپیکر! سات آٹھ سال گزر گئے ہیں اور اب وہ پائپ تو موجود ہے جو میرے گھر کے پیچھے کھڑا ہے اور اسی طرح کے پائپ شہر کے اندر بہت سارے گھروں کے باہر لگے ہیں لیکن اب ہم دیکھتے ہیں کہ ان پائپوں سے صاف پانی کی بجائے "لال بیگ" نکل رہے ہوتے ہیں اور وہ لال بیگ نکل کر ہمارے گھروں کے اندر گھس رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: لال بیگ؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! لال بیگ یعنی کاکروچز۔ جن پائپوں سے صاف پانی نکلنا تھا اس میں سے لال بیگ نکل رہے ہیں۔ میں جب اس سیشن کے اندر آیا ہوں تو میں نے اس پر واویلہ کیا، ڈی سی او، ٹی ایم او اور متعلقہ جتنے بھی افسران تھے، پی ایچ اے کے لوگوں کو بھی بلوایا۔ میں نے کہا کہ ڈی سی او ہاؤس کے اندر میٹنگ رکھیں تاکہ بار بار لوگ نہ آئیں اور تسلی کے ساتھ بات کریں۔ اب ہم میٹنگ میں بیٹھے اور ایجنڈے کا on top موضوع یہ تھا کہ یہ جو 56 ٹربائنیں لگائی گئی تھیں اور ان پر ٹرانسفارمرز لگائے

تھے جن میں سے چھ ٹرانسفارمرز چوری ہو گئے ہیں۔ ہم بحث کر رہے تھے کہ ان کے پرچے درج ہو گئے ہیں یا نہیں تو ٹی ایم او نے رپورٹ کیا کہ بڑی تگ ودو کے بعد بالآخر وہ پرچے درج ہو گئے ہیں۔ ہم ابھی اس تگ ودو میں لگے ہوئے ہیں کہ وہ چوری ہونے والے چھ ٹرانسفارمرز recover ہو جائیں اور احتیاطاً پھر ہم نے یہ کام کیا ہے کہ باقی 50 کے قریب ٹرانسفارمرز اُتار کر سٹور کے اندر رکھ لئے ہیں۔ یعنی جس کام کے لئے اتنا بڑا پراجیکٹ تھا وہ تو پتا نہیں کہاں گم ہو گیا، اب ہم ٹرانسفارمر چوری اور پولیس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں کہ وہ اس معاملے کو آگے چلائیں کیونکہ جو منصوبہ انہوں نے بنایا تھا اُس کو چلانے کے لئے اُس کے اندر پوسٹیں ہی نہیں رکھی گئیں کہ کون اُس کا switch on/off کرے گا اور کون اُس کو look after کرے گا۔ منصوبہ بنا دیا گیا اس میں low quality کے pipes لگائے گئے اور کروڑوں روپے کا کمیشن نیشنل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ یا جس نے بھی اس کو pursue کیا وہ کھا پی کر ڈکار مار گیا۔ اب نئے منصوبے آ گئے ہیں کہ ہم ہر یونین کونسل کے اندر Water Filtration Plant لگائیں گے اور اُس کے ذریعے سے صاف پانی دیں گے، اس کا بھی یہی حشر ہو گا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ایسا کیوں ہے؟ میں کوئی الزام تراشی نہیں کرنا چاہتا ہم سب اس ایوان کے ممبر ہیں ہمیں یہ چیزیں look after کرنی چاہئیں۔ میں نے وزیر موصوف پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ، سیکرٹری پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے بھی بات کی سارے تشویش کا اظہار کرتے ہیں، پریشان ہوتے ہیں اور سارے اس کو redress کرنے کی باتیں کرتے ہیں لیکن یہ معاملہ redress ہوتا نظر نہیں آتا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب اس طرح کا معاملہ ہے تو کیوں اسمبلی اس طرح کے جو مطالبات زر ہیں ان کی منظوری دے۔

جناب سپیکر! میں دو تین دفعہ ایوان میں Question Hour کے اندر یہ باتیں کہہ چکا ہوں کہ اب ٹیکنالوجی ترقی کر چکی ہے satellite کے ذریعے آپ سروے کر سکتے ہیں آپ زمین کے اندر نیچے دیکھ سکتے ہیں۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ ہم شہروں کی master planning کر لیں جس طرح سے پیسے ضائع ہوتے ہیں۔ میں بہاولپور سے ہوں اور وہاں کے منظر نامے کو دیکھتا ہوں ایک علاقے کے اندر ہم تین تین دفعہ sewerage کی پائپ لائنیں ڈالتے ہیں پیچھے سے محلہ بڑا ہو جاتا ہے ہم 20 انچ کی پائپ لائن ڈال رہے ہیں کیونکہ یہ اس کو cater کرے گی وہ 20 انچ کی پائپ لائن ڈال دی گئی ہے اور آگے جا کر دیکھتے ہیں کہ 15 انچ کی main pipeline ہے اب پیچھے سے جو subsidiary آئے گی وہ 20 انچ کی آئے گی اور جس طرح ہی آگے pipeline میں ملے گی وہ 15 انچ کی ہے اور جب وہ full throttle سے چلے گی، دیکھ لیں اس طرح کا سسٹم چل رہا ہے اور ابھی بھی اسی طرح ہو رہا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ

اس mismanagement کو کس نے چیک کرنا ہے جبکہ سب اس پر agree کرتے ہیں۔ میں نے ڈی او سی سے بات کی انہوں نے کہا ڈاکٹر صاحب میں نے تو ڈیڑھ کروڑ روپیہ بہاولپور کی Master Planning کے لئے رکھا ہے لیکن فائل اوپر جاتی ہے پتا نہیں کہاں سارے معاملات کی اٹک پھٹک ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو اس طرح کی serious چیزیں کرنے والی ہیں اگر ہم نہیں کر پاتے تو کیوں اتنا سارا خرچہ کرتے ہیں؟ یہ خرچہ ضائع ہو جاتا ہے میں یہ باتیں بہت دردمندی سے کرتا ہوں کہ اس کو کیا جائے۔ اسی حوالے سے میرے پاس ضمنی بجٹ کا volume 1 ہے اس کا صفحہ نمبر 55 اور 56 ہے بہت ساری نوازشات لاہور شہر پر ہوتی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں ایک کروڑ سے اوپر آبادی ہے، Capital City ہے، وزیراعلیٰ صاحب کا حلقہ انتخاب ہے اور ظاہر ہے اگر یہ ٹھیک نہیں ہو گا تو مستقبل میں ووٹ کیسے ملیں گے؟ یہ سب باتیں ہم سمجھتے ہیں لیکن کوئی انصاف بھی تو ہونا چاہئے اب آپ دیکھیں کہ میرے سامنے ہے یہ 1,2,3,4,5,6 دفعہ ایک سال کے اندر اربوں روپیہ ان کو دیا گیا۔ کس لئے دیا گیا؟ یہ اس کے اندر انہوں نے ٹوٹل کر کے دیا ہے۔ یہ 5۔ارب 5 کروڑ 80 لاکھ روپے کی ٹوٹل رقم بنتی ہے جو ضمنی گرانٹ کے ذریعے سے ان کو دی گئی ہے۔ یہ کیا اَنے کی ونڈ ہے؟ ہم وہاں جنوبی پنجاب کے اندر اس طرح کے حالات کو face کر رہے ہیں۔ میں بہاولپور شہر کی بات کرتا ہوں، بہاولپور شہر کے اندر ابھی بھی میونسپل کارپوریشن ہے اور کئی یونین کونسل ایسی ہیں جہاں راستے نہیں ہیں، کچی جگہ ہے، سیوریج نہیں ہے، پانی نہیں ہے، بجلی نہیں ہے۔ جب یہاں یہ نوازشات دیکھتے ہیں تو میں نے بجٹ میں اپنی گفتگو کے اندر اس لئے عرض کیا تھا این ایف سی آپ کو ملتا ہے آپ اس پر ڈی ایف سی کریں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے یہ اپنا درد بیان کرنے دیں District Finance Commission Award ہونا چاہئے ہر ضلع کو اُس کا حصہ ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی یہ اکیلے وزیراعلیٰ پنجاب کا ہی شہر ہے باقی کسی کا نہیں ہے یہاں عوام نہیں رہتی آپ کیا کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو علاقوں کا حصہ ہے اُن کو دیا جائے اسی لئے ہم اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں میں آج پھر اس مطالبے کو دہراتا ہوں کہ بہاولپور صوبہ کو بحال کیا جائے تاکہ ہم

اپنے صوبہ کی خود ترقی کر سکیں۔ جنوبی پنجاب کی عوام چیختی ہے مری کے اندر تو آپ 200۔ارب روپے کا پراجیکٹ دے دیتے ہیں ہم چیختے ہیں کہ ڈی جی خان کے اندر ایک recreation point فورٹ منرو ہے اُس کا پچھلی دفعہ بڑا واویلا کیا تو 50 لاکھ روپے دیئے کہ یہ لیں 50 لاکھ روپیہ فورٹ منرو کی ڈویلپمنٹ کے لئے اور کمال مہربانی کے ساتھ مری کو 200۔ارب روپیہ دیا جا رہا ہے۔ میں اس ایوان سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ایوان میں بہت سارے وہ معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں جنہوں نے پچھلی اسمبلی کے اجلاس میں بہاولپور صوبہ کی بحالی اور جنوبی پنجاب صوبہ بنائے جانے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کی اُس میں جتنی بھی پارٹیاں تھیں سب نے وہ قرارداد باری باری پڑھی رانا ثناء اللہ صاحب گواہ ہیں یہ اُس وقت بھی قانون و پارلیمانی امور کے وزیر تھے۔ ان کی سربراہی کے اندر اجلاس تھا وہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اُس کی منظوری دی تھی۔ بہاولپور صوبہ بحالی کا وفد جس کا سیکرٹری جنرل میں اب بھی ہوں اُس وقت بھی تھا ہم باقاعدہ میاں محمد شہباز شریف سے ملے اور اُن سے discussion ہوئی وہ agree ہوئے کہ ٹھیک ہے بہاولپور صوبہ کی بحالی اور جنوبی پنجاب بنائے جانے کی قراردادیں دو بنتی ہیں یہ پہلے ایک پیش کر رہے تھے اب دو پیش ہوئیں جو متفقہ طور پر منظور ہو گئیں۔ یہ دونوں قراردادیں فیڈرل گورنمنٹ میں چلی گئیں اور وہاں سیاست کی نذر ہو گئیں کیونکہ وہاں سیاست کی اوپر نیچے باتیں ہوتی رہیں حالانکہ پیپلز پارٹی بھی اُس کی advocacy کر رہی تھی یہ جو اس طرح کی دو عملیاں ہیں اور اس طرح کی چکر بازیاں ہیں یہ نہیں ہونی چاہئیں۔ میں ایوان سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ اسی معاملے پر میں نے اسمبلی کے اندر بار بار قرارداد جمع کروائی ہے میں کس کو کہوں وہ پیش ہی نہیں ہونے دی جاتی۔ مجھے پھر لیٹر آجاتا ہے میرے گھر کے اندر کہ جی آپ کی قرارداد رولز فلاں فلاں کے تحت مسترد کی جاتی ہے پیش نہیں ہو سکتی۔ میں نے اُس میں ایک لفظ بھی آگے پیچھے نہیں کیا جو قرارداد آپ نے پچھلی اسمبلی میں پاس کی تھی آپ ہی اُس وقت سپیکر تھے، یہی ایوان تھا کچھ معزز ممبر بدلے ہیں سب نے قرارداد متفقہ پاس کی آج سب کی زبانیں بند ہیں۔ وزیر موصوف جناب اقبال چنڑ صاحب جو ہمارے علاقے کا فخر ہیں تشریف فرما ہیں یہ بھی ہمارے بڑے ایڈووکیٹ ہوتے تھے اب یہ بھی [****] خاموش ہو جاتے ہیں وزارت کی قلفی لگی ہے یہ بھی خاموشی سے بیٹھے ہیں ہماری محرومیاں ہیں ہمیں ہمارا حق نہیں دیا جاتا۔

جناب سپیکر: [****] کے الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جب آپ ہمیں ہمارا حق نہیں دیتے تو یہ اربوں روپے کا جو آپ نے بجٹ پیش کیا ہے یہ کیوں دیا جا رہا ہے۔ میں تو اس کی منظوری دینے کے لئے تیار نہیں ہوں اور میں اس کے اندر انشاء اللہ شریک نہیں ہوں گا۔ میں اس کو oppose کروں گا لیکن مجھے معلوم ہے اکثریت کی بنیاد کے اوپر یہ قصہ کہانی پاس ہو جائے گا لیکن میرے علم میں اذان دینا تھی میں نے اذان دے دی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ابھی اذان کا وقت ہوا نہیں۔ جی، میاں اسلم اقبال صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا کہ میں ضمنی گرانٹ کے حوالے سے کچھ بات کر سکوں اور جو municipalities خود مختار ادارہ جات کی مد میں 2-ارب 51 کروڑ 17 لاکھ 57 ہزار روپے کی جو کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 15 قرضہ جات برائے municipalities خود مختار ادارہ جات کم کر کے ہمارا ووٹ ہے اس کو ایک روپیہ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی بات یہاں پر کرنا چاہوں گا جب ضمنی بجٹ کے حوالے سے کل بجٹ تقریریں ہو رہی تھیں تو اس ضمنی بجٹ کے اندر میں نے پہلے ہیلتھ کے معاملات کو take up کیا تھا۔ سیکرٹری اسمبلی صاحب اٹھے اور انہوں نے آپ کو فرمایا کہ ہیلتھ کے حوالے سے ضمنی بجٹ کے اندر ایک روپیہ بھی استعمال نہیں کیا گیا اور مجھے کہا گیا کہ آپ اس کے اوپر ایسے ہی بول پڑے ہیں کہ ایک روپیہ بھی ضمنی بجٹ کے اندر نہیں رکھا گیا۔ میرا خیال ہے کہ میں تیاری کر کے آتا ہوں، میرا خیال ہے کہ میں ساری کتابیں پڑھتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پتا نہیں۔ آپ نے کہاں سے اخذ کیا ہے، میں نے تو آپ سے ایسی بات نہیں کی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نہیں۔ آپ نے نہیں کی۔ ہمارے سیکرٹری اسمبلی صاحب نے فرمایا۔

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی کو یہاں بولنے کا کیا اختیار ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے پھر page number نکال کر ان کی تصحیح کی ہے۔ کم از کم اس بات کا تو خیال رکھا جائے کہ اگر آپ paging غلط کرتے ہیں، کل میں نے میڈم منسٹر صاحبہ سے بھی request کی کہ جو page number ہے اس کے فلاں فلاں page پر تمام demands کو

غلط لکھا گیا ہے لیکن کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہم بجٹ کے اندر جو مرضی لکھ دیں، آپ یہی سمجھتے ہیں کہ یہاں کسی نے پڑھنا تو ہے نہیں۔ میں نے کل اسی وجہ سے بات کی تھی کہ اس کو اردو میں چھاپیں تاکہ سب کو سمجھ آئے کہ یہ کیا ہے، اس کو اپنی زبان میں چھاپیں۔ پھر رانا صاحب نے کل مہربانی کرتے ہوئے پوچھا بھی تھا کہ اگر آپ اس پر بولنا چاہتے ہیں تو بات کر لیں۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی مہربانی کر کے یہ پوچھا کہ اگر آپ نے بات کرنی ہے تو اس cut motions پر کر لیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ سیکرٹری صاحب نے جو فرمایا وہ کیا چیز ہے کیونکہ میں پریشان ہو گیا کہ میں رات کو کون سی کتاب پڑھتا رہا کہ یہ چیز مجھے نظر نہیں آئی۔ شاید روزے کی وجہ سے کچھ چیزیں آگے پیچھے ہو گئی ہوں۔ میں نے ریکارڈ نکال کر ان کو دیا ہے۔ یہ اپنے ریکارڈ کی تصحیح کریں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں mixing ہو گئی ہے۔ آپ 13-2012 بھی پڑھتے رہے ہیں، 14-2013 بھی پڑھتے رہے ہیں اور 15-2014 بھی پڑھتے رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں سارا پڑھتا ہوں۔

جناب سپیکر: اسی وجہ سے کوئی صفحے آگے پیچھے ہو گئے ہوں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کے آفس کے باہر بات ہوئی ہے، بہر حال میں اب اس کو repeat نہیں کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کا حق ہے آپ میرے ساتھ آکر بات بھی کر سکتے ہیں میں اِن کو بلا کر وہاں پوچھوں گا۔ یہ آپ کا حق ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم کسی مان کے ساتھ آپ کے آفس میں جاتے ہیں، جس دن آپ منع کریں گے ہم کبھی نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ کیوں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم تو ایک مان کے ساتھ آتے ہیں کیونکہ آپ custodian ہیں، آپ کے ساتھ دل کی بات کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو کب منع کیا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں ذاتی کام کے لئے کبھی آپ کے پاس نہیں آیا۔ ایوان کے لئے بزنس جمع کراتے ہیں اور آپ کو آکر request کرتے ہیں کہ یہ بزنس ہے اگر آپ take up کر سکتے ہیں تو ٹھیک ہے اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ نہیں ہو سکتا تو۔۔۔

جناب سپیکر: میں ضرور آپ کی موجودگی میں سیکرٹری صاحب سے بھی پوچھوں گا کہ آپ نے کیوں غلط بتایا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جی، مہربانی۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے اس بجٹ کے حوالے سے ایک چھوٹی سی بات کی ہے کہ جو آپ نے اربوں روپیہ اس ایوان سے آج منظور کروانے کے لئے ضمنی بجٹ کی مد میں رکھا ہے تو پہلے ہم ان اداروں کی کارکردگی کے حوالے سے بات کو سمجھ لیں کہ ان کی کارکردگی کیا ہے اور ان کو آپ پیسے دے کیا رہے ہیں، کیوں دے رہے ہیں؟ آپ نے اس ضمنی بجٹ کے اندر کافی جگہوں پر بہت کچھ لکھا ہے کہ فلاں مد میں دیئے گئے، فلاں اتھارٹی کو دیئے گئے۔ آپ کے کچھ معاملات رہتے ہوں گے جن کو پورا کرنے کے لئے یہ دیئے گئے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں specially لاہور کے حوالے سے بات کروں گا کہ لوکل گورنمنٹ میں جو ادارے آرہے ہیں جس میں ایل ڈی اے ہے، واسا ہے، TEPA ہے، TMAs ہیں کیونکہ ان کو بھی پیسوں کا بہت بڑا share دیتے ہیں اور دوسری اتھارٹیاں بھی ہیں۔ جب آپ کسی بھی ادارے یا اتھارٹی کو پیسے دیتے ہیں تو پھر ان پیسوں کا جو آڈٹ ہے، ان کا جو استعمال ہے اس ایوان کے پاس طاقت ہے کہ وہ ان کو چیک کرے۔ یہ آپ نے ایک میکنیزم بنایا ہوا ہے تاکہ جو پیسے آپ نے یہاں سے پاس کر کے بھیجے ہیں اس پر نظر رکھ سکیں، آپ نے جو گرانٹ منظور کر کے بھیجی اس گرانٹ کے بارے میں ان اداروں سے پوچھا بھی جائے کہ یہ پیسے کن کن جگہوں پر استعمال ہوئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ ہمارے اسمبلی کے ممبران کا بنیادی حق ہے اور ہم آپ کے توسط سے حکومتی بنچوں سے request کرتے ہیں کہ اس کو دیکھا جائے۔ میں نے کل میڈم منسٹر صاحبہ سے request کی کہ آپ نے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، TMAs کو پیسے بھیجے ہیں ہم as parliamentarians یہ کہتے ہیں کہ ان ٹاؤنز کے اندر اور ان ڈسٹرکٹ کے اندر خورد برد ہوئی۔ آپ مخصوص تین، چار، پانچ ویسے لاہور کے دس ٹاؤنز ہیں لیکن 9 ٹاؤنز direct پنجاب گورنمنٹ کے under آتے ہیں۔ ویسے تو کنٹونمنٹ میں بھی گرانٹ دی جاتی ہے۔ اگر آپ ان ٹاؤنز کا سپیشل آڈٹ کروا دیں چونکہ تقریر لکھی لکھائی تھی اور انہوں نے پڑھ کر جان چھڑا لی۔ میں نے درمیان میں کھڑا ہو کر request بھی کی کہ آپ مہربانی کریں اور ان ٹاؤنز کا آڈٹ کروائیں تاکہ آپ کو پتا چل

جائے۔ آپ نے پہلے بھی ایک آڈٹ کروایا تھا وزیر اعلیٰ کی تصویر کے ساتھ اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات آئے کہ پتا نہیں کتنے اربوں، کھربوں روپے کی کرپشن ہو گئی لیکن وہ فائل کہاں ہے، وہ آڈٹ کہاں ہے اور وہ کون سی ایسی مجبوریاں تھیں جن کی بناء پر وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف بھی خاموش ہو گئے؟

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ اب پھر 2010 سے لے کر 2015 تک کا سپیشل آڈٹ، آپ پورے پنجاب کا چھوڑ دیں صرف لاہور کے کچھ ٹاؤنز کا کروا دیں۔ میری اس بات کی طرف کوئی دھیان نہیں کرتا اور کہتے ہیں کہ ہمیں یہ گرانٹ منظور کر دیں۔ آپ کہتے ہیں کہ جلدی سے پیسے منظور کر دیں تاکہ وہاں جو ہمارے سیاسی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ جلدی جلدی اپنی جیبیں بھر لیں۔ میں آپ کو تازہ مثالیں دوں گا۔ چند روز پہلے سستا بازار رمضان بازار کے حوالے سے ایک دم ہلچل مچی۔ آپ سپیشل مجسٹریٹ بلاتے ہیں اور لوگوں کو پکڑ پکڑ کر اندر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ٹھیک ہے اس نے کوئی price غلط لگائی ہو گی یا کچھ غلط کام کیا ہو گا۔ پندرہ دن شور وغل ہوتا ہے، واویلا ہوتا ہے اور اس کے بعد جب آخری عشرہ ہوتا ہے تو پھر سب کو آزاد کر دیا جاتا ہے کہ جو تمہارا دل کرتا ہے کرو۔ پہلے عشرے میں پکڑتے ہیں، دوسرے عشرے میں تھوڑا کم ہوتے ہیں اور آخری عشرے میں آزاد کر دیتے ہیں۔ جب آپ لوگوں کے کاروبارِ زندگی میں خلل پیدا کرتے ہیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ وہ معاملات خرابی کی طرف جاتے ہیں۔ یہ بازار سستے ہوں گے، اچھے ہوں گے اور بہتر ہوں گے لیکن کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ اس ٹاؤن کے اندر جو ٹی ایم او بیٹھا ہوا سول ورک کروا رہا ہے کیا کوئی ایسا نظام ہونا چاہئے کہ اس کو چیک کیا جا سکے اور اس کا آڈٹ کیا جا سکے؟ وہاں بندر بانٹ ہوتی ہے، اُس ٹی ایم اے کے اندر بیٹھ کر آپ کے متعلقہ لوکل بندے چیف منسٹر کا نام استعمال کرتے ہیں کہ ہم وزیر اعلیٰ کو جا کر ٹی ایم او کی شکایت لگائیں گے لہٰذا وہ اپنی percentage نکال کر دوسرا پیسا ادھر کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہی عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ ٹی ایم او کے دفتر کے رجسٹر اٹھا کر دیکھ لیں۔ وہ کاغذوں میں لائٹس منگواتے ہیں، گلیوں میں لگ جاتی ہیں اور ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ کاغذوں میں تین جگہوں کا patch work کروا دیا جاتا ہے، دس جگہوں کا لکھ لیا جاتا ہے اور اس کا کوئی پتا نہیں ہوتا۔ جب کہا جاتا ہے کہ آڈٹ کے لئے جائیں جانا پڑے گا تو کہتے ہیں کہ جناب بارش ہوئی تھی اکھڑ گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس کو کون چیک کرے گا؟ آپ کو یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں نظر آتی ہیں لیکن اس میں اربوں روپے involve ہیں۔ آپ ایل ڈی اے کو پیسے دیتے ہیں جو خود مختار ادارہ ہے،

جو گورنمنٹ کی آنکھ کا تارا ہے، بڑا پیارا ہے، کماؤ پُوت ہے، بڑے پیسے کما کر دیتا ہے، بڑے بڑے پراجیکٹ کرتا ہے اور خواب دکھاتا ہے۔اس کا بھی تو آڈٹ کروادیں۔کچھ تو کروادیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے پاس PAC-I ہے وہ کچھ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جو آپ نے پچھلے آڈٹ کروائے ہوئے ہیں۔ فائل نیچے رکھ کر حکومت اوپر بیٹھی ہے وہی نکال دے، کچھ تو نکال دے؟ PAC-I کے اختیارات تو ختم ہو گئے تھے، وہ وزیر اعلیٰ نے فائل رکھ لی۔آپ نے اشتہارات کیوں دیئے تھے کہ ہم نے کرپشن پکڑ لی، ہم کسی کو نہیں چھوڑیں گے اور ہم سڑکوں پر رگڑ کر ان سے پیسے لیں گے۔آپ کو منع کس نے کیا ہے؟آپ پیسے لیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ چلیں آپ کی کوئی مصلحت ہو گی،آپ نے کسی مجبوری کے تحت کچھ نہیں کیا۔ جی، ٹھیک ہے وزیر اعلیٰ کی کوئی مجبوری ہو گی لیکن جو 2010 سے 2015 تک کے آڈٹ کے معاملات ہیں وہ تو تھوڑی سی مہربانی کر دیں۔آپ اپنی نوازشات اپنے ورکرز پر کر رہے ہیں اور حکومتی ملی بھگت کے ساتھ ان سے کرپشن کروا رہے ہیں تاکہ ان کی جیبوں میں پیسا جائے اور آپ کا ورکر پیٹ بھر کر سویا رہے۔ان کی قصہ کہانیاں لاہور کی گلیوں میں مشہور ہیں کہ کیسے پیسے لیتے ہیں، کس دیدہ دلیری سے لیتے ہیں، ٹھیکیدار سے پیسے کس طرح لیتے ہیں،آپ کا ٹی ایم او کس طرح سے لیتا ہے؟ یہ لاہور کی سڑکوں اور گلیوں کے اندر مشہور ہے اور حکومت کہہ رہی ہے کہ ہم پر ایک پائی کرپشن کا کوئی الزام نہیں لگ سکتا۔ واقعی ایک پائی کا کہاں لگے گا جہاں کھربوں کی بات ہو۔جہاں اربوں اور کھربوں کی بات ہو تو وہاں پائی تو بے چاری ویسے منجی تے پے جاندی اے چار پائی ہو جاندی اے"

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ واسا کے حوالے سے ان کو فنڈز دیتے ہیں۔ بہت اچھی بات ہے،آپ فنڈز دیں، پبلک کو سہولتیں دیں اور ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ایل ڈی اے کی جانب سے اعلان ہوا ہے کہ ہم 2035 کے اندر لاہور کو دنیا کا ایک بہترین شہر بنائیں گے۔اب 2015 جا رہا ہے لیکن پینے کو پانی نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ لاہور کی ڈیڑھ کروڑ کی آبادی میں ہیپاٹائٹس اتنا زیادہ ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہیپاٹائٹس پانی سے نہیں ہوتا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہیپاٹائٹس پانی سے نہیں ہوتا، صحیح بات ہے۔آپ اپنی جا کر تصحیح کروائیں، پھر گندا پانی پیا کریں اور اس کے لئے پیسے بند کر دیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش سنیں کہ یہ تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی انفارمیشن ہے کہ پانی سے ہیپاٹائٹس نہیں ہوتا۔ جی، ٹھیک ہو گئی بات، آپ ٹھیک کہتے ہو۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے floor ان کو دیا ہے۔ آپ cross talk نہ کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں واسا کے حوالے سے عرض کرنا چاہ رہا تھا۔ منسٹر صاحبہ بیٹھی ہوئی ہیں اور میں یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ آپ نے ان واسا کے دفاتر کے اندر سب ڈویژن لیول پر اپنے سیاسی بندوں کو دفتر دے دیا اور "ایس ڈی او" کا دفتر باہر تھڑے پر لگ گیا ہے۔ اس کے اندر اس نے اپنے لیڈران کی بڑی بڑی تصویریں لگا لیں، ان کی مرضی سے حلقے کا پانی کھلے گا اور ان کی مرضی سے پانی بند ہو گا۔ آپ نے وہاں ان کو بٹھا کر اتنا تنگ کر دیا کہ اگر کسی نے اپنے گلی محلے کا سیوریج کھلوانا ہو تو ان کی سفارش کے بغیر نہیں کھلتا اور آپ ان کو کہہ رہے ہیں کہ واسا خود مختار ادارہ ہے۔ آپ ان کو کہہ رہے ہیں کہ ہم لاہور کے اندر پمپ لگا رہے ہیں۔ دیکھیں! کہتے ہیں کہ لاہور کے اندر پانی 800 سے 850 فٹ نیچے چلا گیا ہے تو آپ نے اس کا متبادل پلان کیا بنایا ہے؟ میں نے پہلے بھی یہ discuss کیا کہ جیکا نے رپورٹ بنائی کہ اگر ہم BRB نہر سے پانی صاف کر کے اور pumping کر کے لاہور شہر کے آدھے حصے کو دیں تو ٹیوب ویل بند کر دیں اور پھر جہاں دریائے راوی سے پانی آؤٹ کرتے ہیں اس کو treat کر کے پھر وہ پانی آپ ادھر نہر میں ڈال دیں تو کم از کم نہر کا پانی بھی پورا ہو جائے گا اور لاہور کا واٹر لیول بھی ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ اس طرف تو توجہ نہیں کرتے لیکن آپ لاہور کو 2035 کے اندر میگا سٹی بنانے جا رہے ہیں۔ جدھر پانی نہیں ہو گا وہاں پر کیا ہو گا یہ ہماری نسلوں کا زوال ہے۔ اگر آج ہم نہیں سوچیں گے تو پھر کون سوچے گا؟ کوئی ایسا پراجیکٹ بناتے جس پر ہم بھی کھڑے ہو کر کہتے کہ کیا بات ہے حکومت نے زبردست پراجیکٹ بنایا ہے اور آنے والی نسل کے لئے بنایا ہے۔ یہ feasibility ہے اور جیکا والے جاپانی آپ کو پیسے دینا چاہتے ہیں، آپ لینا نہیں چاہتے اور آپ کے اور معاملات ہیں۔ آپ جن افسروں کو آگے کر دیتے ہیں وہ اپنی جیبیں کھول کر بیٹھ جاتے ہیں کہ ہماری جیبوں کے اندر کیا آئے گا اور ہم کس طرح سے اس کو کریں گے؟ آپ کے پاس کوئی انرجی والا آجائے تو آپ اس کے ساتھ بھی یہ سلوک کرتے ہیں، اگر وزیر اعلیٰ سے direct مل لیں تو بڑی اچھی بات، اگر کسی بندوں کے ذمہ ڈال دیا تو پھر وہ بندہ بھی بندوں کے ذمہ ہو گیا۔

جناب سپیکر! آپ ایجوکیشن کی مد میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو پیسا دیتے ہیں، میرے حلقے کا سکول، good governance کی بہترین اور جیتی جاگتی مثال ہے۔بچوں اور بچیوں کا سر سید پرائمری سکول، لاہور شہر کا حلقہ، قومی اسمبلی کے سپیکر صاحب کا حلقہ، کرائے کی بلڈنگ میں تھا۔کرائے داروں نے خالی کروایا ہے اور بچے سڑک کنارے بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ ہے good governance، بہترین حکومت، عوام کی حکومت، ہماری جیبوں کے لئے، آپ تو بڑے دعوے کرتے ہیں۔آپ کو کس طرح کہیں کہ اس گرانٹ کو منظور کر دیا جائے؟ اپنی آنکھوں کے سامنے ظلم ہوتا دیکھیں اور یہاں پر آکر ہم ڈیسک بجا کر یہ کر دیں تو میں نہیں سمجھتا کہ ہمیں کرنا چاہئے۔آپ کے پاس بہت اچھے ایماندار آفیسرز ہیں اور یہ نہیں ہے کہ سارے ایک جیسے ہیں۔پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں لیکن جب آپ کی ناک کے نیچے یہ ہو رہا ہے تو ڈیرہ غازی خان میں کیا ہو رہا ہوگا؟ آپ تو ایک دانش سکول بنا کر بھڑکیں مارتے ہیں اور وہاں پر 200 بچہ پڑھتا ہے لیکن surrounding دس سے بیس ہزار بچہ جو اس ضلع کا ہے وہ کدھر جائے گا؟

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ ہمارے حلقہ کے دو پوائنٹ لکھ لیں، میں آپ کے توسط سے لاء منسٹر صاحب سے کہوں گا اور مجھے امید ہے کہ وہ اس پر بڑی مہربانی کریں گے۔ ٹی ایم اے سمن آباد، سستے بازار کے لئے ایک ندیم شہید روڈ ہے اس کے left اور right سستا بازار بنا دیا گیا ہے اس میں ٹوٹل 20 فٹ کا فرق ہے، میاں صاحب کے حلقہ میں آتا ہے اور میرا حلقہ joining ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہیں تو اعتراض نہیں ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نہیں، انہیں اس پر اعتراض ہوگا باقی میں نہیں کہہ سکتا۔اس پر تو انہیں اعتراض ہے جو وہاں پر کیا گیا ہے۔اس 20 فٹ کی سڑک کے left اور right نیشنل بنک کالونی کے باہر دونوں سائیڈ پر سستا بازار بنا دیا گیا ہے۔وہاں کوئی جگہ نہیں بنتی otherwise اگر کوئی parliamentarian جا کر visit کرلے تو وہ بھی کہے گا کہ یہ یہاں پر بنتا نہیں ہے اور بھی جگہ ہے، grounds ہیں اور اس کے ارد گرد کے علاقے ہیں وہاں پر بنالیں۔سڑک کے ساتھ کوئی 300 فٹ کے قریب وہ step بنتی ہے اور اس 300 فٹ پر 73 لاکھ روپیہ لگا دیا گیا، یہ ریکارڈ کی بات ہے پھر وحدت کالونی سستا بازار کے اندر لاکھوں روپے لگا دیئے یعنی پچھلے دور کے اندر وہاں پر 54 یا 56 لاکھ روپے لگائے گئے، پچھلے دور سے مراد جو اس اسمبلی سے تھوڑا سا پہلے کا تھا۔ادھر کچھ بھی نہیں ہوا، کوئی پوچھتا نہیں ہے اور پیسے fudge payment کر کے اور سلپیں بنا کر payments بھی کر دی گئیں۔ میں یہی رونا رو رہا

ہوں کہ یار آپ لوگ بہت اچھے ہوں گے لیکن ان کا بھی تو پوچھ لیں جو آپ کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ ہمارا ہاتھ نہیں ہے، وزیراعلیٰ کا ہاتھ نہیں ہے اور منسٹر کا ہاتھ نہیں ہے تو پھر ان کے گریبان پر ہاتھ ڈالو۔ اگر آپ ان کے ساتھ ملے ہوئے ہو تو پھر ٹھیک ہے۔ پھر تو ہم یہی کہیں گے کہ آپ ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور آپ اس لئے یہ نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ کو ایک روپیہ کر دیا جائے اور اس گرانٹ کو منظور نہ کیا جائے۔ یہ اللے تللے کے اخراجات ہیں، یہ ذاتی تسکین کو پورا کرنے کے لئے اخراجات ہیں، یہ اپنے سیاسی لوگوں کے پیٹ اور جیب بھرنے کے لئے ہیں، یہ بیوروکریسی کے نام نہاد چمچے کڑچھے جو نیچے والے ہیں ان کا پیٹ بھرنے کے لئے ہے لہٰذا اس گرانٹ کو ایک روپیہ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ ڈاکٹر مراد راس صاحب آپ نے بھی بات کرنی ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جی، ہاں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ فرمائیں۔

ڈاکٹر مراد راس: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے ایک اور موقع ملا ہے کہ کم از کم چیزوں کو point out کیا جائے کہ کس طرح سے لوٹ مار ہو رہی ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، کوئی کچھ کہنے والا نہیں ہے۔ آج ماشاء اللہ یہاں پر منسٹر صاحبان کی بھی لائن لگی ہوئی ہے، بڑی خوشی کی بات ہے کہ سب آئے ہوئے ہیں، آج تو یہاں بیٹھنے کی جگہ بھی نہیں ہے۔

محترمہ شمیم اختر المعروف شہزادی کبیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ No point of order. Have your seat.

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو جو فنڈز دیئے جا رہے ہیں، اس پر بات کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ اس وقت محکمے کے جو حالات ہیں اگر ان کو دیکھا جائے تو پھر لگتا ہے کہ پیسے دیئے ہی نہیں جا رہے۔ جب ہم یہاں آ کر کتابوں میں دیکھتے ہیں تو کروڑوں اربوں کی بات ہے۔ آپ اگر گلی محلے کے level پر جا کر دیکھیں، میرے بھائی میاں محمد اسلم اقبال نے بھی بڑی خوبصورت باتیں یہاں پر کی ہیں، بہت سی چیزیں point out کر دی ہیں جو کہ مجھے دوبارہ point out کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر میں یہ چاہوں گا کہ کچھ باتیں ہمیں ضرور بتائی جائیں کیونکہ ابھی تو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے الیکشن بھی ہونے ہیں۔ پیسے ملنے ہیں نہیں ملنے یہ سب آگے کی باتیں ہیں، جہاں تک انہوں نے لاہور کے

آڈٹ کی بات کی ہے، میں تو کہتا ہوں آپ بے شک سارے لاہور کا آڈٹ نہ کریں صرف گلبرگ ٹاؤن کا آڈٹ کر لیں۔ میری حکومت سے اتنی request ہے کہ آپ گلبرگ ٹاؤن کا ایک دفعہ آڈٹ کروالیں آپ کو پتا چل جائے گا کہ وہاں پر کیا تباہی مچائی جا رہی ہے۔ ہماری تو simple سی request ہوتی ہے جو ہم انہیں جا کر کہتے ہیں، دو سال سے اوپر ہو گئے ہیں ان سے کہا ہے کہ گارڈن ٹاؤن کے طارق بلاک، بابر بلاک کے اندر صرف ٹیوب لائٹس لگا دیں لیکن وہ کہتے ہیں ہمارے پاس تو پیسے ہی نہیں ہیں اور ہمارے پاس ٹیوب لائٹس بھی نہیں ہیں۔ مجھے یہ کہتے ہوئے اڑھائی سال سے اوپر ہونے والے ہیں لیکن ان دو سالوں میں ٹیوب لائٹس کے لئے پیسے نہیں آئے۔ جس وقت انہوں نے patch work کرنا ہوتا ہے یعنی جس کام کے لئے ان کی کوئی مرضی ہوتی ہے پھر وہ اس سپیڈ سے لگے ہوتے ہیں کہ جس طرح کسی نے کوئی بٹن دبا دیا ہے automatic۔ جب انہوں نے اپنے فائدے کے لئے کوئی کام کرنا ہوتا ہے تو اس کام کو ایک دن نہیں لگتا۔ مکہ کالونی کے رمضان بازار میں آپ میرے ساتھ چلیں، وہاں پر جو حالات ہیں، وہاں پر جو کچھ مل رہا ہے اور جس حالت میں مل رہا ہے وہ کھانے کے قابل نہیں ہے، گورنمنٹ کا کوئی بھی نمائندہ میرے ساتھ آ جائے میں ان کو دکھا دیتا ہوں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو تعلیم کے لئے جو پیسے ملتے ہیں، یہ بات میں پہلے بھی کر چکا ہوں، دوبارہ بھی کروں گا۔ اتحاد کالونی میں گورنمنٹ سکول اتنی بُری حالت میں تھا کہ وہ گر گیا، ہم نے اس کے لئے funds raising کی سکول کی عمارت تعمیر کی لیکن ای ڈی او سکول لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ بچے سڑک کراس کر کے کینٹ والی سائیڈ پر جا کر درخت کے نیچے بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ یہ بات اس معزز ایوان میں پچھلے دس دنوں میں تیسری دفعہ point out کر رہا ہوں لیکن ابھی تک ہمارے ساتھ کسی نے contact نہیں کیا البتہ ہم تو سو دفعہ contact کرنے کی کوشش کر چکے ہیں۔ ہم باتیں کرتے ہیں کہ "پڑھا لکھا پنجاب" ابھی تو میں گلبرگ لاہور کے حالات بتا رہا ہوں کہ وہاں بچے درخت کے نیچے بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔ آپ تو سکول لینے کے لئے تیار نہیں ہیں آپ آگے سے ہنستے ہیں، شرم آنی چاہئے۔

محترمہ نسیم لودھی: جناب سپیکر! جھوٹ ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر میں جھوٹ بول رہا ہوں تو میرے ساتھ چلیں، یہاں بیٹھ کر بولنا بڑا آسان ہے، یہاں بیٹھ کر طعنے دینا بھی بڑا آسان ہے، آپ میرے ساتھ چلیں اور جا کر دیکھیں کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے، یہاں بیٹھ کر تعریفیں کرنا بڑا آسان ہے۔ اب میں WASA کی طرف آتا ہوں، میرے بھائی نے WASA کی بھی بات کی، ان کا جس وقت دل چاہتا ہے سیوریج ڈال دیتے ہیں یا سیوریج میں

bandageلگا دیتے ہیں۔ میں نے کل بھی بات کی تھی کہ جیل روڈ سے لے کر فیروزپور روڈ کو ٹھیک کرنے پر7۔ارب روپے لگ گئے ہیں، لاکھوں لوگوں کی زندگیاں آسان ہو جاتیں اگر یہ پیسا سیوریج پر لگا دیا جاتا۔ مگر اس کی کوئی ضرورت نہیں، پیسا وہاں پر لگا دیا گیا ہے جہاں اس کی ضرورت نہیں ہے۔اس سیوریج کو ڈالے ہوئے تیس سال سے اوپر ہو گئے ہیں ، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے، ہم پیسا تو ان کو دیتے جا رہے ہیں لیکن وہ پیسا جا کہاں رہا ہے؟ وہاں سیوریج کا پانی، پینے والے پانی میںmixہو رہا ہے، آپ میرے ساتھ مکہ کالونی، اتحاد کالونی چلیں وہاں کا پانی پی کر تو دکھائیں؟ آپ میرے ساتھ گلبرگ میں چلیں، وہاں کی جتنی کچی آبادیاں ہیں ان کے نلکوں کا پانی دیکھیں، اس پانی سے تو لوگ اپنے برتن دھونے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ یہ تو کہتے تھے کہ ہم اپنے فلٹریشن پلانٹ لگائیں گے، ہم پانی کو ٹھیک کر دیں گے اتنے زیادہ فنڈز جو اس مقصد کے لئے رکھے گئے تھے وہ کدھر ہیں؟ آپ اس بات کا جواب دے نہیں رہے اور گھڑی ہوئی باتیں یہاں پر کرتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ سوال لکھ کر دیں میں اس کا جواب لوں گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں تو اس کے لئے بھی تیار ہوں۔

جناب سپیکر: آپ سوال دیں میں اس کا جواب لے کر دوں گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! دو چیزیں جو سب سے ضروری ہیں، میریrequestہے کہ اگر ان کا ایک دفعہ آڈٹ کروا دیا جائے تو سب پتا چل جائے گا، آڈٹ نہیں ہو گا تو کچھ پتا نہیں چلے گا۔ میں آپ کو بتاؤں کہ چوری کہاں پر ہو رہی ہے، چھوٹی چھوٹی جگہوں پر ہو رہی ہے، آپ نے شادی کے لئے جو دس بجے کا ٹائم رکھا ہوا ہے اس کے متعلق میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ٹاؤن کے لوگوں نے انہیں جا کر پکڑا، دوسری پارٹی نے پیسے دیئے انہوں نے ان کو چھوڑ دیا، جنہوں نے پیسے دیئے ان کو اسی وقت چھوڑ دیا، یہ میرے سامنے ہوا ہے لوگوں نے مجھے فون کیا کہ ہماری غلطی سے دو ڈشیں بن گئی ہیں، آپ فون کر دیں، میں نے کہا میں تو فون نہیں کروں گا لیکن وہاں پر انہوں نے پیسے دیئے اور بات ختم ہو گئی۔ اتنی چھوٹی چیزوں پر وہاں پر رشوت لی جا رہی ہے، رشوت دی جا رہی ہے، ہر قسم کا غلط کام ہو رہا ہے کیونکہ ان کے کنٹرول میں اتنی زیادہ چیزیں آ گئی ہیں کہ اب ٹاؤن والوں کو کھلی چھٹی مل گئی ہے کہ وہ جو مرضی کریں کیونکہ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ آپ ایک ٹی ایم او لگاتے ہیں، اس کی چھٹی ہو جاتی ہے لیکن میرے ٹاؤن کے اندر ایک ہی ٹی ایم او تیسری دفعہ آ گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دو سال کے اندر اندر وہ تیسری دفعہ کیسے آ گیا ہے، آپ کیوں اپنے لوگوں کو باری باری لے کر آ جاتے ہیں؟ اچھے لوگ بھی ہوں

گے ضرور ہوں گے مجھے نہیں پتا مگر باری باری کیوں وہی لوگ واپس آ جاتے ہیں، کن کی سفارشوں پر وہ لوگ واپس آ رہے ہیں، کون ان کی سفارش کر رہا ہے؟ ہم تو کسی کی سفارش نہیں کر رہے، مجھے آپ اس بات کا جواب دیں۔ وہی لوگ دوبارہ لگتے ہیں، وہی سب کچھ ہو رہا ہے، وہی رمضان بازاروں کا ڈھول پٹ رہا ہے۔ سیوریج، پانی، سکولوں کے ابھی تک وہی حالات ہیں، سب چیزیں وہی ہیں۔ یہ تو ابھی میں لاہور شہر کے دل گلبرگ کی بات کر رہا ہوں جو لاہور کا اس وقت سنٹر ہے، لاہور کے باہر کیا ہو رہا ہو گا۔ یہاں پر جو معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں ان سب کو اپنے حلقوں کا پتا ہے کہ وہاں پر کیا حالات ہیں۔

(اس مرحلہ پر حکومتی معزز ممبران خواتین نے
"خیبر پختونخوا میں جا کر دیکھیں" کی آوازیں لگائیں)

جناب سپیکر! یہاں پر بیٹھ کر طعنے کسنا اور باتیں کرنا بڑی آسان بات ہے۔

جناب سپیکر: جو کام آپ کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بالکل بھی نہیں۔ میں تو facts پر بات کر رہا ہوں، اگر میری کوئی ایک بات جو میں نے یہاں پر کہی ہو، سچ نہ ہو میں نے facts پر بات نہ کی ہو تو میرے خلاف یہاں پر کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہاں پر گورنمنٹ سے صرف ایک request کروں گا کہ یہاں پر اپوزیشن کے گنتی کے جو ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں، پہلے ان کا حق دے دیں اس کے بعد دس کروڑ عوام کا جو حق ہے وہ تو دینا ہی پڑے گا، پہلے یہاں پر at least ہمارا جو حق بنتا ہے وہ ہمیں ضرور دیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: سردار وقاص حسن موکل صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: یہ خیال رکھیں ساڑھے گیارہ بجے تک کا ٹائم ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں چھوٹی بات ہی کروں گا زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: اس سے پہلے آپ جتنی بات کر سکتے ہیں کر لیں کیونکہ اس کے بعد وزیر خزانہ نے wind up بھی کرنا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں چھوٹی بات ہی کروں گا۔

جناب سپیکر: ساڑھے گیارہ بجے تک کا ٹائم ہے۔ جی، سردار وقاص حسن موکل صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ہم نے ضمنی بجٹ میں Municipalities and Autonomous Bodies پر cut motion دی ہوئی ہے۔ ہم پچھلے چند سالوں سے دیکھ رہے ہیں کہ کمپنیز کا ایک بڑا نیا trend نکلا ہے اور میرے خیال میں شاید تھوڑے اور سالوں میں صوبہ پنجاب سے پنجاب کمپنی بن جائے اگر نہیں بنے گی تو ہمارے پاس گوشت کی کمپنی ہے، ہمارے پاس صاف پانی کی کمپنی ہے، ہمارے پاس دودھ کی کمپنی ہے، ہمارے پاس گند اٹھانے کی کمپنی ہے، ہمارے پاس ہر چیز کی کمپنی ہے جس کا already ایک محکمہ بھی ہے۔ وزیر خوراک بیٹھے ہوئے ہیں شاید تین کمپنیاں تو ان کے under بھی ہیں۔ یہاں پر یہ سوال اٹھتا ہے کہ اس وزارت، اس وزیر یا اس محکمے کا کیا کام ہے اگر اس کے نیچے چار، پانچ یا چھ independent companies چل رہی ہیں، کیا وزیر اعلیٰ کا اپنے محکمے پر اتنا بھی اعتماد نہیں ہے؟ پھر یہ وزراء last possible movement تک انہی محکموں کو defend کرتے ہیں کہ اس سے زیادہ efficient اس سے زیادہ اچھی performance دینے والا اور کوئی institution ہو ہی نہیں سکتا اور انہی محکموں کے اندر ہی کمپنیاں ہیں۔ ایگریکلچر مارکیٹنگ کمپنی بھی ہے زراعت بھی کمپنی بن گئی ہے، آپ کمپنیاں رکھ لیں یا محکمے رکھ لیں۔ محکموں کے اندر کمپنیاں ہیں اور وہ independent ہیں وہ کسی اور جگہ پر direct report ہی کرتی ہیں اور یہاں پر یہ وزراء سیکرٹری صاحبان کے ساتھ مل کر ان کو defend کرتے ہیں کہ یہ سب سے اچھا چل رہا ہے چونکہ یہ municipalities کی بات تھی اس میں پنجاب میونسپل ڈویلپمنٹ کمپنی بھی ہے جو کہ پیسے بھی مانگتی ہو گی، اپنی performance بھی دکھاتی ہو گی۔ اس کے جو TORs ہیں یا جو انہوں نے کام کرنا ہے اس کے اندر سب سے پہلے clean drinking water for all ہے۔ بھائی! صاف پانی کے لئے بلین روپے رکھے ہیں تو انہوں نے کون سا صاف پانی دینا ہے؟ اتنی زیادہ overlapping کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے۔ آپ نے ایک طرف صاف پانی کمپنی بنا دی دوسری طرف میونسپل فنڈ کمپنی بنائی ہے اور وہ بھی صاف پانی دے گی۔ کس کو پانی دے گی اور کتنی دفعہ پانی دے گی؟ پانی ویسے ہی ختم ہو رہا ہے میرے خیال میں پانچ سالوں میں یا اس سے بھی پہلے خدانخواستہ شاید پانی رہے ہی نہ۔ پھر اس کے لئے بھی ایک کمپنی بن جائے گی جو واٹر مینجمنٹ کمپنی ہو گی، وہ ابھی بنا لیں کیونکہ یہاں پر مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ اگر صاف پانی کمپنی بھی صاف پانی پینے کے لئے دے رہی ہے، میونسپلٹی بھی صاف پانی initiative دے رہی ہے، کسی نے نہیں سوچا۔ انہوں

نے آگے ایک اور اپنا شاہکار سکرپٹ لکھا ہے کہ Develop KPI for local government, key performance indicator انہیں 2015-16 میں ایک دم یاد آ گیا کہ key performance indicators بھی ہوتے ہیں۔ پہلے پانچ سال password کمپنیز تھا اب اگلے پانچ سال KPI password ہو گا ہر چیز کے KPI بنیں گے، ہر کوئی KPI بنائے گا، صاف پانی کے KPI، گوشت کے KPI، پانی کے KPI، دودھ کے KPI، ہم نے اگلے پانچ سالوں کے لئے billions justified کر لئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! آگے Municipal Assets Management ہے۔ کس محکمے کو نہیں پتا کہ اس کے پاس کیا ہے، کتنی گاڑیاں ہیں، کتنی کرسیاں ہیں، کتنے میز ہیں، کتنی دیواریں ہیں، کتنی چھتیں ہیں؟ کس کو نہیں پتا، کیا کوئی مانے گا؟ ماشاء اللہ کافی وزراء بیٹھے ہیں آپ کسی سے بھی پوچھ لیں ہر ڈیپارٹمنٹ کی یہ pride enjoy ہے کہ ہمیں پتا ہے کہ ہمارے پاس کیا ہے۔ کتنے لوگ ہیں، کہاں کہاں دفتر ہے کتنی گاڑیاں ہیں کتنے ڈرائیور ہیں کتنے نائب قاصد ہیں، ہر چیز کا پتا ہے far accounted ہے۔ یہ کمپنی ایک دفعہ دوبارہ سے asset management کرے گی۔ اگر آپ asset management کی true definition دیکھیں تو وہ کوئی اور ہی چیز ہے۔ وہ تو actual business ہے کسی چیز کی ضرورت ہے تو آپ اس کو دے دیتے ہو اس کے بعد profit لیتے ہو اور واپس لے لیتے ہو۔ کیا اب سرکاری دفاتر یا سرکاری میونسپلٹیز asset management بھی کریں گی؟ ان کی کارکردگی میں ایک fighting plan بھی ہے۔ کیا fighting plan ہے ہمیں بھی اس کا پتا لگ جائے۔ اس fighting plan کے لئے بجٹ کے اندر پیسے ہوں گے اگر بجٹ میں نہیں ہیں تو پھر ضمنی بجٹ میں ہوں گے کہیں نہ کہیں تو وہ پیسے ہوں گے۔ کتنے ہوں گے، کوئی پتا نہیں؟ کس لئے چاہئیں کوئی پتا نہیں لیکن چونکہ میونسپل فنڈ ڈویلپمنٹ کمپنی نے لکھ دیا ہے کہ یہ کرنا ہے تو اس کے پیسے دینے پڑیں گے۔ پوچھے گا کون؟ آپ نے ابھی کہا کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں، میرے خیال میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں اگلے پانچ سات سال بعد ہی شاید کوئی Para آ جائے اور وہ بھی اگر ناپسندیدگی میں چلا جائے تب۔ ہم یہاں پر کھڑے ہو کر یہ بات کیوں نہ کریں کہ ان کے پیسے کم کر دینے چاہئیں؟ سارے ممبران نے یہ باتیں کیں میں بھی اس کے اندر آپ کے سامنے لے کر آ رہا ہوں کہ اگر ایک چیز چل رہی ہے تو اسے دوبارہ سے بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ ماشاء اللہ یہاں پر سارے کھڑے ہو کر وژن کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ کیا وژن ہے؟ صاف پانی بھی مل رہا ہے دوسرے بھی پانی دے رہے ہیں۔ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی ایک ارب

روپے میں 6600 پوائنٹس سے کوڑا اٹھاتی تھی اور اب 9۔ارب روپے میں 6600 پوائنٹس سے کوڑا اٹھاتی ہے۔ ہم 8۔ارب روپے زیادہ دے رہے ہیں لیکن کوڑا اٹھانے کا ایک point بھی زیادہ نہیں بڑھایا گیا۔ وہ بھی لوکل گورنمنٹ کے under آتا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے میں مانتا ہوں کہ رات کو ایک دو بجے کے قریب بڑی اچھی گاڑیاں چل رہی ہوتی ہیں فٹ پاتھ اور سڑک صاف کر رہی ہیں لیکن 8۔ارب روپیہ زیادہ دے رہے ہیں۔ آپ جھاڑو پکڑا دیں بے چارہ غریب تو کچھ بھی کرنے کو تیار ہے اس سے سڑک صاف کروالیں۔ آپ جو ایک باہر کی کمپنی کو 8۔ارب دے رہے ہیں وہ بھی biased ہے میں اس پر بھی نہیں جاتا ہے میرا صرف ایک سوال ہے کہ پہلے ایک ارب روپے میں 6600 پوائنٹس سے گند اٹھتا تھا اب 8۔ارب روپے بڑھا کر بھی 6600 جگہوں سے گند اٹھتا ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! House in order کردیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں کیا کہہ سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: ایوان کو کیا ہے؟ House in order ہے۔ آپ اپنی بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ہر کسی نے اپنی اپنی ایک individual request کی ہے میری بھی آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کو request ہوگی وہ جس طرح بہتر سمجھیں پیسے لگائیں۔ وہ لگا سکتے ہیں لیکن صرف ایک چیز پر request ہی ہے کہ جہاں پر اس طرح کی duplication ہے، جہاں پر repetition ہے، جہاں پر ضرورت نہیں ہے وہاں پر نہ لگا کر کچھ اور کرلیں۔ کوئی بہتری کرلیں ان میں سے کوئی تو مشورہ دے سکتا ہے کسی سے پوچھ لیں۔ وزیر اعلیٰ وزراء سے پوچھ لیں، وزراء ایم پی ایز سے پوچھ لیں، ہم سے نہ پوچھیں۔

جناب سپیکر: آپ سے مشورہ کریں گے تو وہ دائیں کو کہیں گے تو آپ کہیں گے کہ نہیں بائیں کو ہی جانا چاہئے۔ وہ آپ سے مشورہ کیوں کریں؟ ان کے پاس مشیر بہت ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! نہیں۔ نہیں۔ خدانخواستہ ہم سے کیوں پوچھیں گے۔ میں تو یہی کہہ رہا ہوں کہ ہم سے مشورہ نہ لیں بلکہ اپنوں سے ہی مشورہ لے لیں لیکن at least کچھ تو صحیح کرلیں اور اگر مشورہ بھی نہیں لینا تو کم از کم اپنا ایوان in order ہی کرلیں۔ وہ بڑے بڑے دعوے نہ کریں جو ایک چیز کے لئے ہو رہا ہو ہی دوسرا بھی کر رہا ہے، کوئی تھوڑا سا وژن لے آئیں، کوئی تھوڑی سی تو

side enforce لے آئیں بھائی! اگر ایک چیز پر کسی نے already عمل مار لیا ہوا ہے تو میں نے اس پر کام نہیں کرنا ۔ اتنی سی request ہے آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، قاضی صاحب! آپ ذرا دو چار منٹ بات کر لیں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں دو چار منٹ میں بات کر لیتا ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! ذرا پیچھے دیکھیں محترمہ کھڑی ہیں۔ میرے خیال میں پہلے ان کی بات سن لیں وہ دو چار منٹ میں اپنی بات ختم کر لیں گی پھر آپ بولتے جائیں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں مختصراً بات کروں گی چونکہ میرے بھائیوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس میں کافی explain کیا ہے۔ اس وقت یہاں پر جس کو جمہوری حکومت کہا جاتا ہے اس کو یہ credit جاتا ہے کہ پچھلے سات سال سے جمہوریت کی نرسری لوکل گورنمنٹ کے دفاتر پر تالے لگے ہوئے ہیں۔ اس حکومت کو یہ بہت بڑا credit جاتا ہے کہ ان کی وجہ سے لوکل گورنمنٹ کے دفاتر کو پچھلے سات سالوں سے تالے لگے ہوئے ہیں اور یہ بہت appreciate able بات ہے۔ ان جمہوریت کے چیمپئن کی وجہ سے پچاس ہزار سے زائد منتخب عوامی نمائندوں کو فارغ کر دیا گیا اور ان کی جگہ 37 ایڈمنسٹریٹرز کو یہ responsibilities دے دی گئی ہیں۔ ضلعی حکومتوں کے کام میں گھر گھر انصاف مہیا کرنا، صحت و تعلیم کی سہولتیں مہیا کرنا، صاف پانی مہیا کرنا، چور بازاری روکنا اور دوسری بے تحاشا بنیادی چیزوں کو کنٹرول کرنا شامل ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کے سب سے بڑے صوبے پنجاب میں یہ تمام چیزیں ایک فرد واحد کنٹرول کر رہا ہے۔ ان سب چیزوں کا کنٹرول ایک فرد واحد کی بند مٹھی میں ہے جو کہ اس مٹھی کو کھولنا ہی نہیں چاہتا۔ سپریم کورٹ نے بھی اس مٹھی کو کھولنے کے احکامات دیئے لیکن یہ شخص کسی طرح سے بھی ان احکامات پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ پنجاب حکومت میں one man show ہے اور وہ اس کو قائم رکھنے کے لئے لوکل باڈیز کے انتخابات میں تاخیر کرتے جا رہے ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہ سپریم کورٹ کی طرف سے دیئے گئے احکامات کے مطابق ستمبر میں لوکل باڈیز کے الیکشن کروا دیں گے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ لوکل باڈیز

الیکشن کے حوالے سے ان کے کیا تحفظات ہیں،انہیں کیا خوف لاحق ہے اور یہ کیوں پچھلے سات سالوں سے بلدیاتی انتخابات کو delay کر رہے ہیں اور میں آپ کو تھوڑا سا بتاؤں گی کہ یہ کس وجہ سے خوفزدہ ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! جلدی سے wind up کر لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بلدیاتی اداروں کو کاغذی طور پر اربوں روپے منتقل کئے گئے لیکن پھر یہ فنڈز واپس تخت لاہور کے پاس آ گئے ہیں اور جو تھوڑے بہت فنڈز استعمال ہوئے ہیں وہ بھی بیوروکریسی کی کرپشن کی نذر ہو چکے ہیں۔ پچھلے سات سالوں سے یونین کونسل کی سطح پر کسی قسم کا کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا۔ میری وزیراعلیٰ سے گزارش ہے کہ وہ لاہور، اسلام آباد اور مری سے باہر نکل کر دیہاتوں کی طرف بھی جائیں۔ دیہات میں ہمارے ملک کی 70 فیصد آبادی رہتی ہے اگر وزیراعلیٰ کسی دیہات میں جا کر وہاں کے حالات دیکھیں تو پھر انہیں علم ہو گا کہ وہاں کے لوگ کس کرب میں مبتلا ہیں؟

جناب سپیکر! سال 2011 میں اس وقت کے آڈیٹر جنرل پاکستان نے صوبہ پنجاب کی حکومت کو ایک خط لکھا تھا کہ لوکل گورنمنٹ کو ملنے والے ڈیڑھ سو ارب روپے کا آڈٹ کرایا جائے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج تک اس کا آڈٹ نہیں ہوا بلکہ 2011 سے لے کر اب تک تقریباً 500۔ارب روپے لوکل گورنمنٹ کو مزید دیئے گئے جس کا کوئی حساب وکتاب نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اب تشریف رکھیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! مجھے مختصر بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں کیونکہ ابھی بہت سے معزز ممبران نے بھی بات کرنی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! مجھے اپنی بات تو مکمل کرنے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ جلدی سے wind up کر لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر لوکل گورنمنٹ کے منتخب نمائندے موجود ہوتے، ان کے ذریعے یہ فنڈز خرچ ہوتے تو پھر پائی پائی کا حساب بھی موجود ہوتا۔ رواں سال 7 ہزار ملین روپے کی خطیر رقم سڑکوں کی تعمیر کے لئے ضلعی حکومتوں کو دی گئی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ اب میں floor قاضی احمد سعید کو دیتا ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ کیا طریق کار ہے؟ میں آپ کے اس رویہ پر احتجاجاً ایوان سے walk out کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، قاضی احمد سعید کی باری تھی لیکن اس کے باوجود میں نے آپ کو ان سے پہلے بات کرنے کا موقع دیا اور آپ اپنی بات بھی کر چکی ہیں۔ آپ مہربانی کرکے ایسے نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف احتجاجاً ایوان سے walk out کر گئیں)

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! بجٹ پاس ہو گیا اور ضمنی بجٹ بھی پاس ہو جائے گا۔ آج ضمنی بجٹ کے حوالے سے اربوں روپے اس ایوان سے پاس کرائے جائیں گے۔ میں آج مختصراً صرف دو باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا اور یہ دونوں باتیں میرے حلقہ سے متعلق ہیں۔ امید ہے کہ آفیشل گیلری میں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اور سیکرٹری پبلک ہیلتھ انجینئرنگ بھی موجود ہوں گے۔ ہم ساؤتھ پنجاب، سرائیکستان، جنوبی پنجاب یا بہاولپور صوبہ کی بات اس لئے کرتے ہیں کہ یہ حکمران سارے منصوبے لاہور اور دوسرے بڑے شہروں میں بنا رہے ہیں۔ سرائیکی کی مثال ہے کہ "تہاڈے کنّے کوئی سل نچ وٹھے تے ساڈے کنّے بُھکا سٹا ہے" میں صرف چند تجاویز دینی چاہتا ہوں اور آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ چاہتا ہوں۔ ٹی ایم اے لیاقت پور کی بہت بُری حالت ہے۔ مجھے شرم آتی ہے کہ اب میں خاکروبوں کی بات پر آ گیا ہوں۔ تحصیل لیاقت پور کی سب تحصیل خان بیلا پچاس ہزار آبادی پر مشتمل ہے جبکہ وہاں پر صفائی کا کوئی انتظام نہیں۔ جب ٹی ایم او لیاقت پور سے پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ صرف تین خاکروب تعینات ہوئے ہیں۔ اسی طرح شہر امین آباد میں چار سال پہلے دو کروڑ روپے کی لاگت سے سیوریج سسٹم بنایا گیا۔ یہ سیوریج سکیم مکمل تو ہو گئی لیکن working میں نہیں ہے۔ ہم اسی لئے واویلا کرتے ہیں کہ آپ لوکل باڈیز کے الیکشن کرائیں۔ آپ نے تو اپنے من پسند لوگ ٹی ایم ایز اور میونسپل کمیٹیوں میں بٹھائے ہوئے ہیں اور وہ مالی سال کے دوران ترقیاتی کاموں، صفائی اور sanitation کے حوالے سے کروڑوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں۔ ابھی یہاں کہا جائے گا کہ ضمنی بجٹ میں Loans to Municipalities and Autonomous Bodies کے لئے 2۔ارب 51 کروڑ 17 لاکھ 57 ہزار روپے کی رقم کی منظوری دی جائے تو میں اس کی مخالفت کرتا ہوں اور یہ کہوں گا کہ اس محکمہ کے لئے اس رقم کی منظوری بالکل نہ دی جائے بلکہ اس رقم کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا نے بڑی مہربانی کی اور اسمبلی کے ملازمین کے لئے دو تنخواہوں کا اعلان کیا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اس میں ڈسپنسری کے سٹاف کو بھی add کر لیں۔ پنجاب اسمبلی کی ڈسپنسری میں ڈاکٹر اور جو دوسرے ملازمین ہیں ان کے لئے بھی تنخواہ کا اعلان کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخری گزارش یہ کروں گا کہ اگر ہماری باتوں پر توجہ نہ دی گئی اور ہمارے علاقے میں ترقیاتی کام نہ کرائے گئے تو ہم سال بھر اسمبلی کے اندر اور باہر یہی کہتے رہیں گے کہ:

ساڈی دھرتی اُگے پُھل کپاہ دے چٹے کھیر
اساں لیر کتیر، اساں لیر کتیر

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، محترمہ وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! ضمنی بجٹ میں Loans to Municipalities and Autonomous Bodies پر بحث ہو رہی ہے۔ میں گزارش کرتی چلوں کہ 111.9 ملین روپے لوکل گورنمنٹ کو loans کے تحت دیئے گئے ہیں۔ معزز ممبران حزب اختلاف نے لوکل گورنمنٹ کی functioning پر بات کی اور اس کی strengthening کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ میں یہاں یہ کہنا ضروری سمجھتی ہوں کہ یہ priority ہماری بھی ہے۔ لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کرانا ہماری commitment ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب democracy کے تحت لوکل گورنمنٹ کے الیکشن ہوئے تو وہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے ہی کرائے ہیں تو یہ ہماری priority ہے۔ صرف یہ نہیں بلکہ Local Government Act,2013 کی بنیاد پر ان کو strengthen and restructure کرنا بھی ہماری priority میں شامل ہے۔ آپ مختلف ممبران نے جو concerns raise کئے ہیں، لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے تحت اگر restructuring ہو گئی تو وہ سارے address ہو جائیں گے بلکہ ان کو نہ صرف ہمیں restructure کرنا ہے بلکہ ان کی financial feasibility and sustainability بھی ہماری priority ہے۔ ہم وسائل میں reforms لے کر آنا چاہتے ہیں جس سے ہم ان کو sustainable and viable local governments میں تبدیل کر سکیں، ان کی capacity build کر سکیں، صوبائی فنانس کمیشن کی تشکیل بھی ہماری ترجیحات میں شامل ہے اور صوبائی فنانس کمیشن کا award بھی ہماری ترجیحات میں شامل ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک Autonomous Bodies کا تعلق ہے تو ان میں service delivery economic development and employment ہماری حکومت کی ترجیحات میں ہے۔ جن پر ہم نے ضمنی بجٹ خرچ کیا ہے اُن میں ایک important head اُتارِ پاک کا ہے اس حوالہ سے میں نے کل بھی تھوڑی بہت بات کی ہے کہ یورپین یونین کی طرف سے جو ہمیں GSP+status ملا ہے اُس کے حوالہ سے value addition کی طرف ہمارا focus ہے، صوبہ کی earnings بڑھانے کے لئے support بلکہ employment generate کرنے کے لئے بھی یہ بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ جن major heads میں ہم نے خرچ کئے ہیں اُن میں Lahore Waste Management Company, Rawalpindi Waste Management Company صفائی اور service delivery improvement کی ترجیحات کو reflect کرتی ہے۔ان میں ایک important head Self Employment Scheme through Punjab, Small Industries Corporations ہے۔ میں اس بارے میں آپ کو تھوڑا سا بتانا چاہوں گی کہ ہم self employment کے لئے یہ بلا سود چھوٹے قرضہ جات دینا چاہ رہے ہیں جن کی حد 10ہزار روپیہ سے 50ہزار روپیہ تک کی ہے اور یہ بلا سود چھوٹے قرضہ جات "اخوت" کے through دیئے جا رہے ہیں۔ ابھی تک اس مد میں 11.6 billion rupees disburse ہو چکے ہیں جس کے 6لاکھ 42ہزار لوگ beneficiaries رہ چکے ہیں جن میں خواتین بھی ہیں اور یہاں پر یہ بات بھی highlight کرنا ضروری ہے کہ ان قرضہ جات کا recovery rate بھی 99.9فیصد سے زیادہ ہے۔ ہماری حکومت کا self employment کا جو بہت ہی important aim ہے یہ پیسے اُس کے لئے رکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس پر زیادہ لمبی بات کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بجٹ تقریر کے دوران اور باقی discussions میں بھی یہ بات آ چکی ہے کہ ہم نے جتنی بھی supplementary استعمال کی ہے چاہے وہ پنجاب لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ہو، چاہے وہ روزگار ہو تو ہم نے growth and service slavery کا جو وژن اپنے سامنے رکھا ہوا ہے یہ سب کچھ اُس کے تحت ہے تو آپ سے گزارش یہ ہے کہ اس cut motion کو مسترد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اب سوال یہ ہے کہ:

"2۔ ارب 51 کروڑ 17 لاکھ 57 ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 15 قرضہ جات برائے میونسپلٹیز، خود مختار ادارہ جات وغیرہ کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2۔ ارب 51 کروڑ 17 لاکھ 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز، خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابھی پانچ منٹ ٹائم باقی ہیں تو شاہرات کی مد لے لیں۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے کہا تھا کہ اس آرڈر میں لئے جائیں گے اُس وقت آپ نے مجھے بتایا نہیں، تو چلیں کرتے ہیں اب۔ جی، محترمہ وزیر خزانہ! آپ مطالبہ زر نمبر 14 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 14

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 9۔ ارب 12 کروڑ 68 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے ادا کی جائے جو 30۔ جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات اور پُل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 9۔ارب 12 کروڑ 68 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے ادا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات اور پُل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

ضمنی مطالبہ زر نمبر 14 میں کٹوتی کی تحریک جن ممبران کی طرف سے موصول ہوئی ہے ان میں میاں محمود الرشید، جناب محمد عارف عباسی، جناب اعجاز حسین بخاری، جناب احمد خان بھچر، جناب محمد سبطین خان، میاں محمد اسلم اقبال، ڈاکٹر مراد راس، جناب احمد علی خان دریشک، جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی، سردار علی رضا خان دریشک، ملک تیمور مسعود، جناب محمد آصف، محترمہ سعدیہ سہیل رانا، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ ناہید نعیم، راجہ راشد حفیظ، جناب اعجاز خان، میاں ممتاز احمد مہاروی، جناب وحید اصغر ڈوگر، ڈاکٹر نوشین حامد، جناب خرم شہزاد، جناب مسعود شفقت، جناب ظہیر الدین خان علیزئی، جناب جاوید اختر، محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، محترمہ شُنیلا رُوت، جناب محمد صدیق خان، ڈاکٹر صلاح الدین خان، جناب عبدالمجید خان نیازی، محترمہ نگہت انتصار، چودھری مونس الٰہی، سردار وقاص حسن مؤکل، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار محمد آصف نکئی، جناب احمد شاہ کھگہ، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر، قاضی احمد سعید، سردار شہاب الدین خان، مخدوم سید مرتضیٰ محمود، میاں خرم جہانگیر وٹو، خواجہ محمد نظام المحمود، رئیس ابراہیم خلیل احمد، مخدوم سید علی اکبر محمود، محترمہ فائزہ احمد ملک، ڈاکٹر سید وسیم اختر اور جناب احسن ریاض فتیانہ ہیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب! آپ اس پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 9۔ارب 12 کروڑ 68 لاکھ 83 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر 14 شاہرات اور پُل کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"9۔ارب 12 کروڑ، 68 لاکھ 83 ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 14 شاہرات اور پُل کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! I oppose

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر بھی یہی بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شاہرات کی تعمیر کوئی ایسی emergent چیز نہیں ہوتی۔ اگر کسی علاقہ میں سیلاب یا calamity آ جائے تو اور مصیبت ہو گی تو چلیں آپ اُس میں کام کرنے کے لئے کچھ پیسا ضمنی بجٹ کے طور پر لگا دیں اور بعد میں اسمبلی سے اُس پر انگوٹھا لگوا لیں۔ گزارش یہ ہے کہ یہ میرے سامنے Volume-1 ہے اس کے صفحہ نمبر 158 تا 180 تک 227 پراجیکٹس ضمنی بجٹ میں ڈال دیئے گئے ہیں اور بڑی خوبصورتی سے یہ بات رکھی ہے کہ باقی پیسے 7۔ارب 7 کروڑ اور 14 لاکھ روپیہ کی رقم کی ہم نے بچت کی ہے اور ہم نے بچت میں سے یہ پیسا لگا دیا ہے اور ہمیں اس حوالہ سے مزید 9۔ارب اور 12 کروڑ روپیہ درکار ہیں۔ حقیقت ہے کہ انہوں نے شاہرات کے ان پراجیکٹس پر جو خرچ کیا ہے اس پر 16۔ارب 19 کروڑ روپیہ کی خطیر رقم انہوں نے ضمنی بجٹ کے اندر دکھائی ہے اور یہ ان کی مجبوری ہے کیونکہ یہ چیزیں audit کے اندر locate ہو جاتی ہیں ورنہ ان کا بس چلے تو یہ سب چیزیں چھُپا کر خاموشی کے ساتھ چُپ کر کے کر جائیں اور کسی کو خبر بھی نہ ہو لیکن ان کی مجبوری بن جاتی ہے تو سال بعد یہ چیزیں ہمارے سامنے آ جاتی ہیں۔ میں اس پر شدید احتجاج کرتا ہوں، آپ اس کو نکال کر دیکھ لیں میں نے اس کو پڑھ کر underline کیا ہے جن میں سے متعدد پراجیکٹس لاہور کے ہیں۔ پلڈاٹ نے ڈویلپمنٹ گرانٹ پر لاہور کے ایک ہوٹل میں سیمینار رکھا تھا میں بھی اُس میں شریک تھا۔ انہوں نے پنجاب کے اندر ڈویلپمنٹ گرانٹ کی distribution اور اُس کے خرچے کا پورا حساب کتاب پیش کیا۔ انہوں نے multimedia پر display کیا جہاں انہوں نے ڈسٹرکٹ وار اُس کی distribution دکھائی۔ انہوں نے سب سے پہلے لاہور دکھایا۔ میں لاہور کی ترقی کے خلاف نہیں ہوں لیکن غریب علاقوں کی قیمت کے اوپر یہ کرنا قابل قبول نہیں ہے۔ لاہور کا انہوں نے جو صفحہ لگایا ہوا تھا وہ سارے کا سارا صفحہ بھرا ہوا تھا اور بہاولنگر baseline سے اوپر ایک line، بہاولپور baseline سے اوپر تین چار لائنیں اور رحیم یار خان baseline سے اوپر پانچ چھ لائنیں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! wind up کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ میرے پاس ایک کتاب موجود ہے۔ میں جنوبی پنجاب اور ایوان کے سب بھائیوں کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ 227 پراجیکٹس بنے

ہیں اور بہاولپور میں صرف پانچ بنے ہیں۔ یہ جنوبی پنجاب کی ترقی کی بڑی رٹ لگاتے ہیں۔ یہاں پر تقریریں ہوتی ہیں لیکن بہاولپور کی صرف پانچ روڈز ہیں۔ اقبال چنڑ صاحب بھی اسے دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! بہت شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے لئے 33 اور بہاولپور کے لئے 5 یہ کل 38 روڈز بنتی ہیں۔ میں یہ بات کہنے پر مجبور ہوں کہ "اساں قیدی تخت لاہور دے" میں ٹوکن واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف ڈاکٹر سید وسیم اختر نے ضمنی بجٹ کی کتاب ایوان میں پھینک دی اور ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اس میں اللہ اور رسول کا نام بھی کہیں لکھا ہوگا۔ خدا کے بندے کیا کر رہے ہیں، آپ بیٹھیں۔ ڈاکٹر فرخ جاوید صاحب! شاہ صاحب نے ٹوکن واک آؤٹ کیا ہے لیکن آپ ان کو منا کر لے آئیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ بھی واک آؤٹ کر کے گئی ہوئیں ہیں۔ ان کو بھی ایوان میں لایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ خدیجہ عمر کو بھی ایوان میں لے آئیں۔ جی، منسٹر صاحب! آپ اس کے متعلق کیا کہیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس کٹوتی کی تحریک کے حوالے سے میں وضاحت کروں گا کہ ڈاکٹر صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں بات کی ہے لیکن انہوں نے تمام facts ایوان کو نہیں بتائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! شکریہ۔ خدیجہ عمر صاحبہ کو بھی کہنا تھا۔ اگر وہ میری بات سن رہی ہیں تو ایوان میں تشریف لے آئیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں وضاحت کروں گا کہ ڈاکٹر صاحب نے اس کٹوتی کی تحریک میں کچھ چیزوں کو highlight کیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کچھ چیزوں کو وہ شاید نظر انداز کر گئے ہیں یا ان کی نظر نہیں پڑی۔

جناب سپیکر: آپ جو کہہ رہے ہیں مجھے پہلے ہی یہ شک تھا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ضمنی بجٹ کیوں پیش ہوتا ہے؟ definitely سال کے دوران کچھ ایسی ضروریات بھی پیش آ جاتی ہیں جیسے کوئی pending liabilities ہوتی ہیں اور کوئی کورٹ کے آرڈرز ہوتے ہیں۔ انہوں نے جن سکیموں کی نشاندہی کی ہے اگر ہم اس کے breakup میں جائیں تو اس میں اکثر سکیمیں ongoing ہیں جنہیں فنڈز دیئے گئے ہیں تاکہ ان کو fast track پر مکمل کیا جائے۔ انہوں نے جنوبی پنجاب کا حوالہ دے کر واک آؤٹ کیا ہے۔ میں ان کا احترام کرتا ہوں یہ ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں لیکن اس ضمنی بجٹ میں جو ایک بہت اہم چیز تھی اس کی انہوں نے نشاندہی نہیں کی وہ خادم اعلیٰ پنجاب رورل روڈز پروگرام ہے جس پر اسی ضمنی بجٹ کے ذریعے اپریل 2015 میں آغاز کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ KPRRP کے متعلق پورا ایوان گواہی دے گا کہ یہ پروگرام rural economy کے حوالے سے وزیراعلیٰ کا ایک بہت بڑا initiative ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ہم نئے سال کا انتظار کرتے تو شاید بہت وقت گزر جاتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس بات کو appreciate کرنا چاہئے کہ 15 بلین کی خطیر رقم سے اپریل 2015 میں اس پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ یہ فیز ستمبر میں مکمل ہونا ہے لیکن وزیراعلیٰ کی direction کے بعد جو پانچ کلومیٹر سے کم کی روڈز ہیں ان کو اس 30۔ جون سے پہلے مکمل کیا جائے گا نہیں تو ہمیں اگلے بجٹ کا انتظار کرنا پڑتا۔ یہاں اسمبلی میں ہر وقفہ سوالات میں متعدد سوالات اٹھتے تھے کہ ہماری rural roads کے حالات بہت خراب ہیں۔ اس کے بجائے کہ ہم اگلے مالی سال کے بجٹ کا انتظار کرتے ہم نے ضمنی بجٹ میں زیادہ رقم KPRRP کے لئے مختص کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا initiative ہے۔ انشاء اللہ 52۔ ارب روپیہ فیز۔ I اور فیز۔ II میں تمام دیہی علاقوں میں اور بالخصوص اس میں جنوبی پنجاب اور شمالی پنجاب کے لئے equality کے ساتھ فیصلہ کیا گیا ہے۔ الحمدللہ پورے پنجاب میں اس پروگرام کو نہ صرف appreciate کیا جا رہا ہے بلکہ وزیراعلیٰ کا اس پر اتنا focus ہے کہ انشاء اللہ اگلے تین سال میں اس کو ڈیڑھ سو سے دو سو ارب تک بڑھایا جائے گا۔ یہ ہماری rural economy میں بہت بڑا سنگ میل ثابت ہوگا۔ اس کے علاوہ بہت ساری سکیمیں ongoing ہیں۔ انہوں نے دو چار سکیموں کی بات کر دی ہے لیکن اگر آپ تفصیل میں جائیں گے تو road sector ایک ایسا sector ہے کہ سال کے دوران بھی عوامی نمائندوں کی طرف سے یا عوام الناس کی طرف سے ایسے بہت سے highlight issues کئے

جاتے ہیں جن کو ہنگامی طور پر take up کیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں کوئی تخفیف نہ کی جائے اور اسے جلد منظور کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"9۔ارب12کروڑ68لاکھ83ہزار روپے کی ضمنی رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر14 شاہرات و پُل کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 9۔ارب12کروڑ68لاکھ83ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پُل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: جی، جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ ضمنی مطالبات زر پر کٹوتی کی تحریک کے ذریعے کارروائی 11:30 بجے تک جاری رہے گی اور باقی ماندہ مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت1997 کے قاعدہ (4)144 کے تحت ایک چیز (جس کا میں ذکر نہیں کرنا چاہتا) اسے apply کر کے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب ہم قاعدہ (4)144 کے تحت اطلاق کرتے ہوئے کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

مطالبہ زر نمبر 4

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب92کروڑ92لاکھ89ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 5

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو4۔ارب97کروڑ7لاکھ82ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صحت عامہ"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 1

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو5کروڑ44لاکھ26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صوبائی آبکاری"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 2

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو29کروڑ70لاکھ9ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"اسٹامپ"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 3

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 14 کروڑ 3 لاکھ 94 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 6

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2 کروڑ 86 لاکھ 97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 7

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 12 کروڑ 91 لاکھ 46 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 8

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو56کروڑ11لاکھ38ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔آپ سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔

مطالبہ زر نمبر 9

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو18۔ارب57کروڑ99لاکھ68ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 10

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو37لاکھ39ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 11

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 62 کروڑ 78 لاکھ 56 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: "ہاں"۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف: "ہاں"۔۔۔

جناب سپیکر: کیا اپوزیشن والے بھی "ہاں" کہہ رہے ہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جی، ہماری طرف سے بھی "ہاں" ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس کو متفقہ طور پر منظور کیا جاتا ہے۔

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 12

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 75 لاکھ 84 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: غور سے سن لیں ورنہ مجھے نام لینا پڑے گا پھر اچھے رہیں گے؟

مطالبہ زر نمبر 13

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 42 لاکھ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 16

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو شہباز گو" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور و انسانی حقوق (جناب طارق مسیح گل) کی طرف سے "گو عمران گو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ Gill sahib! You shall go, you shall go آپ اب House سے باہر چلے جائیں اور پانچ منٹ کے بعد آپ واپس آئیں گے۔ آپ باہر چلے جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب طارق مسیح گل ایوان سے باہر چلے گئے)

مطالبہ زر نمبر17

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر18

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر19

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر20

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر21

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر22

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر23

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"جیل خانہ جات وسزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر24

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر25

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"عجائب گھر" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: جی، طارق گل صاحب واپس آجائیں۔

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور وانسانی حقوق جناب طارق مسیح گل ایوان میں تشریف لائے)

مطالبہ زر نمبر26

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر27

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر28

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر29

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر30

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر31

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔ جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر32

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 33

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 34

جناب سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 35

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 36

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 37

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 38

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 39

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 40

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2015 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ وزیر خزانہ محکمہ خزانہ سے متعلق منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ پیش کریں۔

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 15-2014 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Mr Speaker! I lay the Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2014-15.

MR SPEAKER: The Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2014-15 has been laid.

میاں محمد اسلم اقبال، ایم کیو ایم پر دہشت گردوں کی مدد کرنے کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

میاں محمد اسلم اقبال: شکریہ۔جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایم کیو ایم پر دہشت گردوں کی مدد کرنے کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایم کیو ایم پر دہشت گردوں کی مدد کرنے کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایم کیو ایم پر دہشت گردوں کی مدد کرنے کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

ایم کیو ایم کا بھارت کی ایجنسی "را" کے ساتھ مل کر دہشت گردی سے متعلق تحقیقات کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان متحدہ قومی موومنٹ کے بارے میں غیر ملکی نشریاتی ادارے کی تحقیقاتی رپورٹ پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور رپورٹ میں سامنے آنے والے حقائق کی تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے۔ ایم کیو ایم پر دہشت گردوں کی مدد کرنے اور انڈیا کی ایجنسی "را" سے تربیت حاصل کرنے کے الزامات پہلے بھی لگ چکے ہیں لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اعلیٰ سطحی تحقیقاتی کمیشن قائم کیا جائے۔ اگر الزامات سچ ثابت ہوں تو آرٹیکل 6 کے تحت الطاف حسین اور ان کے ساتھیوں کا ٹرائل کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان متحدہ قومی موومنٹ کے بارے میں غیر ملکی نشریاتی ادارے کی تحقیقاتی رپورٹ پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور رپورٹ میں سامنے آنے والے حقائق کی تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے۔ ایم کیو ایم پر دہشت گردوں کی مدد کرنے اور انڈیا کی ایجنسی "را" سے تربیت حاصل کرنے کے الزامات پہلے بھی لگ چکے ہیں لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اعلیٰ سطحی تحقیقاتی کمیشن قائم کیا جائے۔ اگر الزامات سچ ثابت ہوں تو آرٹیکل 6 کے تحت الطاف حسین اور ان کے ساتھیوں کا ٹرائل کیا جائے"۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اسے oppose تو نہیں کرتا لیکن میں اس قرارداد میں میاں محمد اسلم اقبال کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اسے اس طرح ترمیم کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ پھر مجھے ترمیم پیش کرنا ہوگی۔ انہوں نے اپنی قرارداد کے second portion میں بجا طور پر یہ درست لکھا ہے کہ ایک اعلیٰ سطحی تحقیقاتی کمیشن قائم کیا جائے اور ساتھ ہی یہ لکھا ہے کہ اگر الزامات سچ ثابت ہوں اور جو first Para ہے اُس میں بھی انہوں نے یہ لکھا ہے کہ یہ الزامات پہلے بھی لگ چکے

ہیں۔اس تناظر میں غیر ملکی نشریاتی ادارے کی رپورٹ کو تحقیقاتی رپورٹ لکھنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے وہ ایک رپورٹ ہے اور ایک خبر ہے۔اُس کا verified report ہونا ہمارے علم میں ہے اور نہ ہی اس معزز ایوان کے علم میں ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ چاہوں گا کہ جو سامنے آنے والے حقائق ہیں حقائق پر تحقیقاتی کمیشن قائم نہیں ہوتا حقائق تو حقائق ہوتے ہیں یہ الزامات ہیں جیسا کہ انہوں نے آگے جا کے اس میں بیان کیا ہے اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ اس میں غیر ملکی نشریاتی ادارے کی رپورٹ اور اُس کے بعد رپورٹ میں سامنے آنے والے الزامات کی تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے۔یہ میاں محمد اسلم اقبال اس کو اگر اس طرح سے کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریر مناسب ہو جائے گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس کو ترمیم کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس کے اندر یہ اضافہ چاہتا ہوں کہ جس نے اس دہشت گرد گروہ کو جنم دیا،ان کو پیدا کیا،ان کی پرورش کی اور جوان کو اپنے ساتھ حکومتوں میں اپنے مقاصد کے لئے کہ جس کے ذریعے سے انہوں نے کراچی کو روشنی سے اندھیروں میں دھکیلا ہے اُس کی بھی مذمت شامل کی جائے تاکہ یہ on record رہے کہ کون کون لوگ ان کی سرپرستی کرتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی، جی اس قرارداد میں ترمیم کی گئی ہے اس لئے سوال یہ ہے کہ:

> "پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان متحدہ قومی موومنٹ کے بارے میں غیر ملکی نشریاتی ادارے کی رپورٹ پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور رپورٹ میں سامنے آنے والے الزامات کی تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے۔ایم کیو ایم پر دہشت گردوں کی مدد کرنے اور انڈیا کی ایجنسی "را" سے تربیت حاصل کرنے کے الزامات پہلے بھی لگ چکے ہیں۔
>
> لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اعلیٰ سطحی تحقیقاتی کمیشن قائم کیا جائے اور اگر الزامات سچ ثابت ہوں تو آرٹیکل(6) کے تحت الطاف حسین اور ان کے ساتھیوں کا ٹرائل کیا جائے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے صبح بھی اس پنجاب ٹیکس بک بورڈ کے معاملے پر توجہ دلائی تھی اور تحریک التوائے کار بھی جمع کروائی ہے اور یہ تحریک التوائے کار رانا ثناء اللہ صاحب کو بھی بھجوائی ہے کہ پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا پنجاب ٹیکس بک بورڈ نے آٹھویں جماعت کی کتاب کے اندر اُس کا نقشہ پیش کیا ہے۔

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ تحریک التوائے کار پیش کریں۔

ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب کی شائع کردہ آٹھویں جماعت کی جغرافیہ کی کتاب میں پاکستان دشمن مواد چھاپنے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے معاملہ ہے کہ قومی اخبارات مورخہ 15-06-26 کی خبر کے مطابق پنجاب ٹیکس بک بورڈ نے آٹھویں جماعت کے جغرافیہ کی کتاب میں سرائیکستان اور صوبہ ہزارہ کے نقشے چھاپ دیئے ہیں اور کشمیر کے مقبوضہ حصے کو آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بغیر اجازت لئے متنازعہ لکھ دیا ہے۔ اشاعت کے لئے منظوری بھی نہیں لی اس خبر سے پاکستان بالخصوص پنجاب میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے اور عوام پاکستان اور سول سوسائٹی نے اس پر شدید احتجاج کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ پنجاب ٹیکس بک بورڈ کی کتابوں میں ایسا بے بنیاد اور پاکستان دشمن مواد چھاپنے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ یہ انتہائی تشویش کا معاملہ ہے کہ جو یہ چیز سامنے آئی ہے اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب already probe کا حکم دے چکے ہیں۔ 24 hours میں اس پر ایک detailed probe اور انکوائری رپورٹ سامنے آجائے گی تو اس لئے میری معزز ایوان سے بھی اور قائد حزب اختلاف سے گزارش ہو گی کہ وہ اس پر جواب کے لئے ٹائم دے دیں اور اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے جب جواب موصول ہو گا پھر اس کو لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جو نوٹس لیا گیا ہے اور 24 گھنٹے کے اندر رپورٹ پیش کرنے کا کہا گیا ہے میں اس فیصلے کی تحسین کرتا ہوں اور میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اسی "نوائے وقت" اخبار کے اندر خبر ہے اُس میں انہوں نے یہ بھی دیا ہے کہ دوسری تیسری جماعت کی کتاب کے اندر انہوں نے اس طرح نقشے کو بنایا کہ آزاد کشمیر کو متنازعہ declare کیا ہوا ہے یہ بھی قابل مذمت ہے۔ یہ چیز بھی اُس کے اندر incorporate کر دی جائے اور دونوں چیزوں کے بارے میں رپورٹ لی جائے۔ میں اس پر خوشی کا اظہار کرتا ہوں کہ الحمدللہ رانا صاحب نے اس پر positive attitude رکھا ہے اور یہ اچھی بات ہے میں اس کی تحسین کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بھی اس پر تحریک التوائے کار دے دیں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(60)/2015/1251. Dated: 26th June, 2015. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f June 26, 2015 (Friday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 26th June, 2015

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

AAMIR SULTAN CHEEMA, CH.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Adjournment Motions No. 237 and 728 of 2014 902
ABDUL ALEEM, SYED
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 602
ABDUL RAZZAQ DHILLON, CH.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget (2014-15) 959
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Anti-Pakistan material in text book of geography of 8th class 1032
-Demand for grant of relief to victims of heavy rains and hailing in PP-32 Sargodha 758
-Diseases of kidneys and liver 669
-Embezzlements in Punjab Arts Council 667
-Failure of a sewerage scheme in Rahim Yar Khan 979
-Grab of land of Irrigation Department in Jampur (Rajanpur) 666
-Sexual assault on children 756
-Theft of diesel and petrol provided for WASA generators 757
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON- 505,607,655,745,
-18th, 19th, 22nd, 23rd, 24th, 25th, 26th June, 2015 827,887,969
AHMAD SHAH KHAGGA, MR.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget (2014-15) 945
AHMED KHAN BALOCH, MR. *(Parliamentary Secretary for Public Prosecution)*
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget (2014-15) 952
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Question No. 2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 565
AHMED KHAN BHACHER. MR.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget (2014-15) 937
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Agriculture 787

PAGE NO.

AHMED SAEED, QAZI
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget (2014-15) 916
-The Punjab Finance Bill 2015 847
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Agriculture 783
-Education 712
-Police 723
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc. 1007
AKHTAR ABBAS BOSAL, CHAUDHRY
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget (2014-15) 915
AKHTAR ALI, BAO
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 594
ALI ASGHAR MANDA, ADVOCATE, CH. *(Parliamentary Secretary for S & GAD)*
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 535
ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 628
ALIA AFTAB, DR.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 519
ALLAUDDIN, SHEIKH
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Diseases of kidneys and liver 670
DISCUSSION ON-
523
-ANNUAL BUDGET (2015-16)
AMJAD ALI JAVAID, MR.
DISCUSSION ON-
932
-SUPPLEMENTARY BUDGET (2014-15)
794
Privilege motion REGARDING-
-Damage to political goodwill of MPA by DCO & AC Toba Tek Singh
ASIF MEHMOOD, MR.
DISCUSSION ON-

PAGE NO.

-Supplementary Budget (2014-15) 943

AWAIS QASIM KHAN, MR.

DISCUSSION ON-

-Annual Budget (2015-16) 636

AYESHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*

DISCUSSION ON-

-Annual Budget (2015-16) 647

-Supplementary Budget (2014-15) 963

-The Punjab Infrastructure Development Cess Bill 2015 856

-The Punjab Finance Bill 2015 835,852

DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-

-Agriculture 779

-Education 672

-Police 722

DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-

-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc. 984, 1008

-Roads & Bridges 1010

SCHEDULE OF-

-The Authorized Expenditure (2015-16) *(Laid in the House)* 862

supplementary Schedule OF- 1029

-Authorized Expenditures (2014-15) *(Laid in the House)*

AZRA SABIR KHAN, MRS.

DISCUSSION ON-

-Annual Budget (2015-16) 646

B

BILLS *(Considered and passed by the House)*-

-The Ghazi University Dera Ghazi Khan (Amendment) Bill 2015 878-880

-The Mass Transit Authority Bill 2015 871-878

-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015 866-868

-The Punjab Finance Bill 2015 835-856

-The Punjab Infrastructure Development Cess Bill 2015 856-862

-The Stamp (Amendment) Bill 2015 869-871

BUDGET-

-General discussion on Annual Budget (2015-16) 509-565

D

DEMANDS FOR GRANTS-

DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET

	PAGE NO.
FOR THE YEAR 2015-16 regarding-	
-Administration of Justice	814
-Agricultural Improvement & Research	823
-Agriculture	779,807
-Charges on account of Motor Vehicles Acts	813
-Civil Defence	820
-Civil Works	817
-Cooperatives	816
-Communications	818
-Development	822
-Education	671
-Fisheries	816
-Forests	812
-General Administration	814
-Government Building	824
-Government trade in medical stores and coal	821
-Health Services	815
-Housing and Physical Planning	818
-Industries	817
-Investment	821
-Irrigation and Land Reclamation	813
-Irrigation Works	822
-Land Revenue	809
-Loans to Government Servants	821
-Loans to Municipalities/Autonomous Bodies etc.	823
-Miscellaneous	820
-Miscellaneous Departments	817
-Museums	815
-Opium	808
-Pension	819
-Police	722,779
-Prisons and settlements for convicts	814
-Provincial Excise	809
-Public Health	815
-Registration	812
-Relief	818
-Roads and Bridges	823
-Stamps	810
-State trading in food grains and sugar	820
-Stationery and Printing	819
-Subsidies	819
-Taxes and Duties	813
-Town Development	823
-Veterinary	816
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY	

	PAGE NO.
BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-	
-Administration of Justice	1022
-Agricultural Development & Research	1020
-Agriculture	1024
-Charges on account of Motor Vehicle Acts	1022
-Civil Defence	1027
-Civil Works	1018
-Communications	1026
-Cooperatives	1025
-Developments	1027
-Education	1024
-Fisheries	1025
-Forests	1021
-General Administration	1015
-Government trade in food grains and sugar	1027
-Government trad in medical stores and coal	1019
-Health Services	1024
-Housing & Physical Planning	1026
-Industries	1017
-Irrigation and Land Reclamation	1022
-Irrigation Works	1028
-Land Revenue	1021
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc.	984, 1010
-Miscellaneous	1019
-Miscellaneous Departments	1017
-Museums	1023
-Opium	1020
-Other Taxes and Duties	1017
-Police	1023
-Prisons and settlements for convicts	1023
-Provincial Excise	1016
-Public Health	1016
-Registration	1021
-Relief	1018
-Roads & Bridges	1010
-Stamps	1016
-State Buildings	1028
-Stationery & Printing	1018
-Subsidies	1026
-Town Development	1028
-Veterinary	1025
DISCUSSION ON-	
-Annual Budget (2015-16)	509,552,567,587,611
-Supplementary Budget (2014-15)	892-965
-The Punjab Finance Bill 2015	835

PAGE NO.

-The Punjab Infrastructure Development Cess Bill 2015 856

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 538
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Education 703
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No. 1119/2014 moved by Mr. Amjad Ali Javed MPA (PP-86) 564
-Adjournment Motions No. 237 and 728 of 2014 902
-Privilege Motions No. 12/2013, 15,20,25,31/2014 and 1, 4, 5 , 7, 8, 10, 11, 12, 14, 15, 16/2015 566
-Question No. 2338/2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 565
-Starred Question No. 2405 of 2014 raised by Dr. Syed Waseem Akhtar 903
-The issue of LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig as raised in Starred Question No. 269 of Mrs. Ayesha Javed MPA, (W-317) 586

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.
DISCUSSION ON-
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Agriculture 803
-Education 701
FAIZA MUSHTAQ, MRS.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 598
FAQEER HUSSAIN DOGAR, CH.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 2405 of 2014 raised by Dr. Syed Waseem Akhtar MPA 903
FARAH MANZOOR, MRS.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 645
FARZANA NAZIR, DR.
DISCUSSION ON-
624
-ANNUAL BUDGET (2015-16)
FARRUKH JAVED, DR. *(Minister for Agriculture)*
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE

PAGE NO.

YEAR 2015-16 regarding-
-Agriculture 804

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 665
-On sad demises in result of load-shedding

FOZIA AYUB QURESHI, MRS.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 567

h

HASEENA BEGUM, MRS.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 597

HASHIM JAWAN BUKHT, MAKHDOOM
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 560

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motions No. 12/2013, 15,20,25,31/2014 and 1, 4, 5 , 7, 8, 10, 11, 12, 14, 15, 16/2015 566

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 566
-Privilege Motions No. 32/2014 and 2, 13/2015

I

IHSAN UL HAQ BAJWA, MR.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 614

IJAZ AHMAD, SHEIKH
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget (2014-15) 919

IMRAN ZAFAR, HAJI
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 589

ISHFAQ AHMED, CHAUDHERY
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 627

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.
DISCUSSION ON-
571

PAGE NO.

-Annual Budget (2015-16)

JAVED AKHTAR, MR.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 591

K

KHADIJA UMAR, MRS.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 533
-Supplementary Budget (2014-15) 913
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Education 709
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc. 1005

KHALID MAHMOOD WARAN, SARDAR
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 616

KHURAM SHAHZAD, MR.
DISCUSSION ON-
-ANNUAL BUDGET (2015-16) 521

L

LEADER OF THE OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LUBNA REHAN, MRS.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 578

M

MARGHOOB AHMAD, MIAN
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 543

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for School Education Additional Charge of Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism)*
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Education 714

MEHMOOD UL HASSAN, RANA
DISCUSSION ON-

PAGE NO.

-Annual Budget (2015-16) 618

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of the Opposition)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Anti-Pakistan material in text book of geography of 8th class 1032

DISCUSSION ON-

-Schedule of the Authorized Expenditure (2015-16) 863

-The Punjab Infrastructure Development Cess Bill 2015 857

-The Punjab Finance Bill 2015 835

points of order REGARDING-

-Demand for taking up the Resolution about Load-Shedding 833

-Resolution about Punjab map, MQM's linkage with RAW for terrorism 981

MINISTER FOR AGRICULTURE

-See under Farrukh Javed, Dr.

MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION ADDITIONAL CHARGE OF HOME DEPARTMENT

-See under Shuja Khanzada, Col (Retd)

MINISTER FOR FINANCE

-See under Ayesha Ghaus Pasha, Dr.

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING ADDITIONAL CHARGE OF C&W

-See under Tanveer Aslam Malik, Mr.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF HIGHER EDUCATION, YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM

-See under Mashhood Ahmad Khan,Rana

MOTION regarding-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 880, 1029

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

DISCUSSION ON-

-Supplementary Budget (2014-15) 947

MUHAMMAD AKBAR HAYAT HARAJ, MR.

DISCUSSION ON-

-Annual Budget (2015-16) 596

MUHAMMAD ALI KHOKHAR, MALIK

DISCUSSION ON-

-Annual Budget (2015-16) 552

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

DISCUSSION ON-

-Supplementary Budget (2014-15) 930

	PAGE NO.
-The Punjab Finance Bill 2015	848
MUHAMMAD ASHRAF, CH.	
DISCUSSION ON-	
-Annual Budget (2015-16)	634
MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.	
DISCUSSION ON-	
-Annual Budget (2015-16)	546
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget (2014-15)	892
-The Punjab Finance Bill 2015	838
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-	
-Agriculture	796
-Education	681
-Police	731
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-	
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc.	991
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	1029
QUORUM-	
-Indication of quorum of the House during sitting held on 25th June, 2015	904
Resolution REGARDING-	
-Demand for investigation of terrorism by MQM's in association with Indian agency "RAW"	1030
MUHAMMAD FAYYAZ, MAHAR	
DISCUSSION ON-	
-Annual Budget (2015-16)	597
MUHAMMAD ISLAM ASLAM, MIAN	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget (2014-15)	911
MUHAMMAD NASIR CHEEMA, MR.	
-Oath of office	891
MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN	
DISCUSSION ON-	
-Annual Budget (2015-16)	568
-Supplementary Budget (2014-15)	927
MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.	
DISCUSSION ON-	
-Annual Budget (2015-16)	554
MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN, MR.	

PAGE NO.

DISCUSSION ON- 641
-Annual Budget (2015-16)
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Agriculture 790
-Education 702
-Police 725

MUHAMMAD TAUFEEQ BUTT, MR.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 587

MUHAMMAD UMAR JAFFAR, MR.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 583

MUHAMMAD WAHEED, MALIK, HAJI
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 642

MURAD RAAS, DR.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 509
-Supplementary Budget (2014-15) 909
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Education 674
-Police 760
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc. 998

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON- 508,610,664,754, 832,890,978
-18th, 19th, 22nd, 23rd, 24th, 25th, 26th June, 2015

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget (2014-15) 940
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Police 763

PAGE

NO.

NABIRA INDLEEB, MRS.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 600
NADIA AZIZ, DR.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 621
NAJMA AFZAL KHAN, DR.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 514
NAUSHEEN HAMID, DR.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16)
-Supplementary Budget (2014-15)
-The Punjab Finance Bill 2015

516
925
844

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)***

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-
-Demand for grant of relief to victims of heavy rains and hailing in PP-32 Sargodha 758
-Diseases of kidneys and liver 669
-Embezzlements in Punjab Arts Council 667
-Failure of a sewerage scheme in Rahim Yar Khan 979

666
-Grab of land of Irrigation Department in Jampur (Rajanpur) 756
-Sexual assault on children 757
-Theft of diesel and petrol provided for WASA generators
NIGHAT SHEIKH, MS.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16)

549
NOTIFICATION of-
-Prorogation of 15th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 10th June, 2015

1034

PAGE NO.

O

OATH OF OFFICE by-
-Muhammad Nasir Cheema, Mr. (PP-97) **891**

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COLONIES

-SEE UNDER ZAHID AKRAM, CHOUDHARY

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COOPERATIVE
-See under Shaheen Ashfaq, Ms.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES

-SEE UNDER TARIQ MASIH GILL, MR.

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs

-SEE UNDER NAZAR HUSSAIN, MR.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PUBLIC PROSECUTION
-See under Ahmed Khan Baloch Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD

-SEE UNDER ALI ASGHAR MANDA, ADVOCATE, CH.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR WOMEN DEVELOPMENT

-SEE UNDER RASHIDA YAQOOB, MS.

PAGE NO.

points of order REGARDING- 833
-Demand for taking up the Resolution about Load-Shedding 981
-Resolution about Punjab map, MQM's linkage with RAW for terrorism

Privilege motion REGARDING- 794

-DAMAGE TO POLITICAL GOODWILL OF MPA BY DCO & AC TOBA TEK SINGH

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 15TH SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY 1034

OF THE PUNJAB COMMENCED ON 10TH JUNE, 2015

Q

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-18th June, 2015 551
-25th June, 2015 904

R

RAHEELA ANWAR, MRS.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 637
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Agriculture 780
RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-The issue of LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig as raised in Starred Question No. 269 of Mrs. Ayesha Javed MPA, (W-317) 586
RAMESH SINGH ARORA, MR.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 575
RASHIDA YAQOOB, MS. (*Parliamentary Secretary for Women Development)*
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 611

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 507,609,663,753, 831,889,977
-18th, 19th, 22nd, 23rd, 24th, 25th, 26th June, 2015

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 566
-Privilege Motions No. 32/2014 and 2, 13/2015

Resolutions REGARDING-
-Demand for investigation of terrorism by MQM's in association with Indian agency "RAW" 1030
-Show of grief on sad demises in Karachi and interior Sindh due to intensive heat 881

RUKHSANA KOKAB, MS.
DISCUSSION ON-
-ANNUAL BUDGET (2015-16) 595

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget (2014-15) 954
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Police 726

SAIRA IFTIKHAR, MS
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 555

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 529

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Ghazi University Dera Ghazi Khan (Amendment) Bill 2015 878
-The Mass Transit Authority Bill 2015 871
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015 867
-The Stamp (Amendment) Bill 2015 869
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 880

PAGE NO.

Resolutions REGARDING- 1030
-Demand for investigation of terrorism by MQM's in association with Indian agency "RAW" 881
-Show of grief on sad demises in Karachi and interior Sindh due to intensive heat

SCHEDULE OF-
-The Authorized Expenditure (2015-16) *(Laid in the House)* 862

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR
DISCUSSION ON-
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Agriculture 792
-Education 693
-Police 765

SHAHEEN ASHFAQ, MS. (*Parliamentary Secretary for Cooperative)*
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 572

SHAZIA TARIQ, MRS.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget (2014-15) 942

SHOUKAT ALI LALEKA, MR.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 581

SHUJA KHANZADA, COL (RETD) *(Minister for Environment Protection Additional Charge of Home Department)*
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Police 767,771

SHUNILA RUTH, MS.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget (2014-15) 957
-The Punjab Finance Bill 2015 849
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Education 696
-Police 728

SUPPLEMENTARY BUDGET-
-General discussion on Supplementary Budget (2014-15) **892**

PAGE NO.

supplementary Schedule OF-
-Authorized Expenditures (2014-15) *(Laid in the House)* **1029**

SURRIYA NASEEM, MS.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16)
639

T

TAMKEEN AKHTAR NIAZI, MRS.
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16)
573

TANVEER ASLAM MALIK, MR. *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering Additional Charge of C&W)*
DISCUSSION ON-
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Roads & Bridges
1013

TARIQ MASIH GILL, MR. *(Parliamentary Secretary for Human Rights & Minorities)*
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16)
632

TARIQ MEHMOOD, MIAN
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget (2014-15)
905

TEHSEEN FAWAD, MRS.
DISCUSSION ON-

PAGE NO.

-Supplementary Budget (2014-15) **960**

U

UZMA QADRI, SYEDA
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) **558**

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget (2014-15) 934
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Agriculture 799
-Education 689
DEMAND FOR GRANT OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc. 1001
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 18th June, 2015 551

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED
DISCUSSION ON-
-The Punjab Finance Bill 2015 842
DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 regarding-
-Agriculture 784
-Education 705
DEMANDS FOR GRANTS OF THE SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2014-15 regarding-
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc. 985
-Roads & Bridges 1011

PAGE NO.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 665
-On sad demises in result of load-shedding

Z

ZAHID AKRAM, CHOUDHARY (*Parliamentary Secretary for Colonies)*
DISCUSSION ON-
-Annual Budget (2015-16) 531
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Adjournment Motion No. 1119/2014 moved by Mr. Amjad Ali Javed MPA (PP-86) 564